وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ
اور زمین پر چلنے والا کوئی وا ایسا نہیں جس کا رزق اللہ کے ذمہ کرم پر نہ ہو وا اور

مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا ؕ كُلٌّ فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝۶ وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ
جانتا ہے کہ کہاں ٹھہرے گا و۱۳ اور کہاں سپرد ہوگا و۱۴ سب کچھ ایک صاف بیان کرنیوالی کتاب و۱۵ میں ہے اور وہی ہے

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ وَّكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَآءِ
جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں بنایا اور اس کا عرش پانی پر تھا و۱۶ کہ

لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ؕ وَلَئِنْ قُلْتَ اِنَّكُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ مِنْ
تمہیں آزمائے و۱۷ تم میں کس کام کا اچھا ہے اور اگر تم فرماؤ کہ بیشک تم مرنے کے بعد اٹھائے

بَعْدِ الْمَوْتِ لَيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝۷
جاؤ گے تو کافر ضرور کہیں گے کہ یہ و۱۸ تو نہیں مگر کھلا جادو و۱۹

وَلَئِنْ اَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِلٰٓى اُمَّةٍ مَّعْدُوْدَةٍ لَّيَقُوْلُنَّ مَا
اور اگر ہم ان سے عذاب و۲۰ کچھ گنتی کی مدت تک ہٹا دیں تو ضرور کہیں گے کس چیز

يَحْبِسُهٗ ؕ اَلَا يَوْمَ يَاْتِيْهِمْ لَيْسَ مَصْرُوْفًا عَنْهُمْ وَحَاقَ بِهِمْ
نے روکا ہے وا۲ سن لو جس دن ان پر آئے گا ان سے پھیرا نہ جائے گا اور انھیں گھیرے گا وہی

مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝۸ وَلَئِنْ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً ثُمَّ
عذاب جس کی ہنسی اڑاتے تھے اور اگر ہم آدمی کو اپنی کسی رحمت کا مزہ دیں و۲۲ پھر اسے

نَزَعْنٰهَا مِنْهُ ۚ اِنَّهٗ لَيَئُوْسٌ كَفُوْرٌ ۝۹ وَلَئِنْ اَذَقْنٰهُ نَعْمَآءَ بَعْدَ ضَرَّآءَ
اس سے چھین لیں ضرور وہ بڑا ناامید ناشکرا ہے و۲۳ اور اگر ہم اُسے نعمت کا مزہ دیں اس مصیبت کے بعد

مَسَّتْهُ لَيَقُوْلَنَّ ذَهَبَ السَّيِّاٰتُ عَنِّيْ ؕ اِنَّهٗ لَفَرِحٌ فَخُوْرٌ ۝۱۰ اِلَّا الَّذِيْنَ
جو اُسے پہنچی تو ضرور کہے گا کہ بُرائیاں مجھ سے دُور ہوئیں، بیشک وہ خوش ہونیوالا بڑائی مارنے والا ہے و۲۴ مگر جنہوں

صَبَرُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝۱۱
نے صبر کیا اور اچھے کام کیے و۲۵ ان کے لیے بخشش اور بڑا ثواب ہے

و۱۱ جاندار ہو۔
و۱۲ یعنی وہ اپنے فضل سے ہر جاندار کے رزق کا کفیل ہے
و۱۳ یعنی اس کے جائے سکونت کو جانتا ہے۔
و۱۴ سپرد ہونے کی جگہ سے یا مدفن مراد ہے یا مکان یا موت یا قبر۔
و۱۵ یعنی لوح محفوظ
و۱۶ یعنی عرش کے نیچے پانی کے سوا اور کوئی مخلوق نہ تھی اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ عرش اور پانی آسمانوں اور زمینوں کی پیدائش سے قبل پیدا فرمائے گئے۔
و۱۷ یعنی آسمان و زمین اور ان کی درمیانی کائنات کو پیدا کیا جس میں تمہارے منافع و مصالح ہیں تاکہ تمہیں آزمائش میں ڈالے اور ظاہر ہو کہ کون شکر گزار متقی فرمانبردار ہے اور
و۱۸ یعنی قرآن شریف جس میں مرنے کے بعد اُٹھائے جانے کا بیان ہے یہ۔
و۱۹ یعنی باطل اور دھوکا
و۲۰ جس کا وعدہ کیا ہے۔
و۲۱ وہ عذاب کیوں نازل نہیں ہوتا کیا دیر ہے کفار کا یہ جلدی کرنا براہ تکذیب و استہزا ہے۔
و۲۲ صحت و امن کا یا وسعت رزق و دولت کا۔
و۲۳ کہ دوبارہ اس نعمت کے پانے سے مایوس ہو جاتا ہے اور اللہ کے فضل سے اپنی امید قطع کر لیتا ہے اور صبر و رضا پر ثابت نہیں رہتا اور گزشتہ نعمت کی ناشکری کرتا ہے۔
و۲۴ بجائے شکر گزار ہونے اور حق نعمت ادا کرنے کے۔
و۲۵ مصیبت پر صابر اور نعمت پر شاکر رہے۔

فَلَعَلَّكَ تَارِكٌۢ بَعْضَ مَا يُوْحٰۤى اِلَيْكَ وَضَآئِقٌۢ بِهٖ صَدْرُكَ اَنْ

توکیا جو وحی تمہاری طرف ہوتی ہے اس میں سے کچھ تم چھوڑ دو گے اور اس پر دل تنگ ہوگے ف٢٦

يَّقُوْلُوْا لَوْلَاۤ اُنْزِلَ عَلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ جَآءَ مَعَهٗ مَلَكٌؕ اِنَّمَاۤ اَنْتَ نَذِيْرٌؕ

اس بنا پر کہ وہ کہتے ہیں ان کے ساتھ کوئی خزانہ کیوں نہ اُترا یا ان کے ساتھ کوئی فرشتہ آتا تم تو ڈر سنانے والے ہو

وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ وَّكِيْلٌؕ ﴿۱۲﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُؕ قُلْ فَاْتُوْا

ف٢٧ اور اللہ ہر چیز پر محافظ ہے کیا ف٢٨ یہ کہتے ہیں کہ انھوں نے اسے جی سے بنا لیا تم

بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهٖ مُفْتَرَيٰتٍ وَّادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ

فرماؤ کہ تم ایسی بنائی ہوئی دس سورتیں لے آؤ ف٢٩ اور اللہ کے سوا جو مل سکیں ف٣٠ سب کو بلا لو

اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۳﴾ فَاِلَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ فَاعْلَمُوْۤا اَنَّمَاۤ اُنْزِلَ

اگر تم سچے ہو ف٣١ تو اے مسلمانو اگر وہ تمہاری اس بات کا جواب نہ دے سکیں تو سمجھ لو کہ وہ اللہ

بِعِلْمِ اللّٰهِ وَاَنْ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۴﴾ مَنْ كَانَ

کے علم ہی سے اترا ہے اور یہ کہ اس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں تو کیا اب تم مانو گے ف٣٢ جو دنیا کی زندگی

يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَهُمْ فِيْهَا لَا

اور اس کی آرائش چاہتا ہو ف٣٣ ہم اس میں ان کا پورا پھل دے دیں گے ف٣٤ اور اس

يُبْخَسُوْنَ ﴿۱۵﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ ۖؗ وَحَبِطَ

میں کمی نہ دیں گے یہ ہیں وہ جن کے لیے آخرت میں کچھ نہیں مگر آگ اور اکارت

مَا صَنَعُوْا فِيْهَا وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶﴾ اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ

گیا جو کچھ وہاں کرتے تھے اور نابود ہوئے جو ان کے عمل تھے ف٣٥ تو کیا وہ جو اپنے رب کی طرف سے

مِّنْ رَّبِّهٖ وَيَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰۤى اِمَامًا

روشن دلیل پر ہو ف٣٦ اور اس پر اللہ کی طرف سے گواہ آئے ف٣٧ اور اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب ف٣٨ پیشوا

وَّرَحْمَةً ؕ اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ مِنَ الْاَحْزَابِ

اور رحمت وہ اس پر ف٣٩ ایمان لاتے ہیں اور جو اس کا منکر ہو سارے گروہوں میں ف٤٠

ف٢٦ ترمذی نے کہا کہ استفہام نہی کے معنی میں ہے یعنی آپ کی طرف جو وحی ہوتی ہے وہ سب آپ انھیں پہنچائیں اور دل تنگ نہ ہوں یہ تبلیغ رسالت کی تاکید ہے باوجودیکہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ادائے رسالت میں کمی کرنے والے نہیں اور اس نے ان کو اس سے معصوم فرمایا ہے۔ اس تاکید میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تسکین خاطر بھی ہے اور کفار کی مایوسی بھی کہ ان کا استہزا تبلیغ کے کام میں مخل نہیں ہو سکتا شانِ نزول عبداللہ بن امیہ مخزومی نے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ اگر آپ سچے رسول ہیں اور آپ کا خدا ہر چیز پر قادر ہے تو اس نے آپ پر خزانہ کیوں نہیں اتارا یا آپ کے ساتھ کوئی فرشتہ کیوں نہیں بھیجا جو آپ کی رسالت کی گواہی دیتا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

ف٢٧ تمھیں کیا پروا اگر کفار نہ مانیں یا تمسخر کریں

ف٢٨ کفار مکہ قرآن کریم کی نسبت

ف٢٩ کیونکہ انسان اگر ایسا کلام بنا سکتا ہے تو اس کے مثل بنانا تمھارے مقدور سے باہر نہ ہوگا تم بھی عرب ہو فصیح و بلیغ ہو کوشش کرو۔

ف٣٠ اپنی مدد کے لیے۔

ف٣١ اس میں یہ کلام انسان کا بنایا ہوا ہے۔

ف٣٢ اور یقین رکھو گے کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے یعنی اعجاز قرآن دیکھ لینے کے بعد ایمان و اسلام پر ثابت رہو۔

ف٣٣ اور اپنی دون ہمتی سے آخرت پر نظر نہ رکھتا ہو۔

ف٣٤ اور جو اعمال انھوں نے طلبِ دنیا کے لیے کیے ہیں اس کا اجر صحت دولت وسعت رزق کثرت اولاد وغیرہ سے دنیا ہی میں پورا کر دیں گے۔

ف٣٥ شانِ نزول ضحاک نے کہا کہ یہ آیت مشرکین کے حق میں ہے کہ اگر وہ صلہ رحمی کریں یا محتاجوں کو دیں یا کسی پریشان حال کی مدد کریں یا اس طرح کی کوئی اور نیکی کریں تو اللہ تعالیٰ وسعتِ رزق وغیرہ سے ان کے عمل کی جزا دنیا ہی میں دے دیتا ہے اور آخرت میں ان کے لیے کوئی حصہ نہیں ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت منافقین کے حق میں نازل ہوئی جو ثواب و آخرت کے تو معتقد نہ تھے اور جہادوں میں مالِ غنیمت حاصل کرنے کے لیے شامل ہوتے تھے۔

ف٣٦ وہ اس کی مثل ہو سکتا ہے جو دنیا کی زندگی اور اس کی آرائش چاہتا ہو ایسا نہیں ان دونوں میں عظیم فرق ہے روشن دلیل سے وہ دلیل عقلی مراد ہے جو اسلام کی حقانیت پر دلالت کرے اور اس شخص سے جو اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہو وہ یہود مراد ہیں جو اسلام سے مشرف ہوئے جیسے کہ حضرت عبداللہ بن سلام ف٣٧ اور اس کی صحت کی گواہی دے یہ گواہ قرآن مجید ہے ف٣٨ یعنی توریت ف٣٩ یعنی قرآن پر ف٤٠ خواہ کوئی بھی ہوں حدیث شریف سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی قسم جس کے دستِ قدرت میں محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جان ہے) اس امت میں جو کوئی بھی ہے یہودی ہو یا نصرانی جس کو بھی میری خبر پہنچے اور وہ میرے دین پر ایمان لائے بغیر مر جائے وہ ضرور جہنمی ہے۔

فَالنَّارُ مَوْعِدُهٗ ۚ فَلَا تَكُ فِیْ مِرْیَةٍ مِّنْهُ ۗ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ

تو آگ اس کا وعدہ ہے تو اے سننے والے تجھے کچھ اس میں شک نہ ہو بے شک وہ حق ہے تیرے

وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی

ربّ کی طرف سے لیکن بہت آدمی ایمان نہیں رکھتے اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ

عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا ؕ اُولٰٓئِكَ یُعْرَضُوْنَ عَلٰی رَبِّهِمْ وَیَقُوْلُ الْاَشْهَادُ

باندھے ف۴۱ وہ اپنے ربّ کے حضور پیش کیے جائیں گے ف۴۲ اور گواہ کہیں گے

هٰٓؤُلَآءِ الَّذِیْنَ كَذَبُوْا عَلٰی رَبِّهِمْ ۚ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَی الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۸﴾

یہ ہیں جنھوں نے اپنے ربّ پر جھوٹ بولا تھا ارے ظالموں پر خدا کی لعنت ف۴۳

الَّذِیْنَ یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَیَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ؕ وَهُمْ

جو اللہ کی راہ سے روکتے ہیں اور اس میں کجی چاہتے ہیں اور وہی

بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۱۹﴾ اُولٰٓئِكَ لَمْ یَكُوْنُوْا مُعْجِزِیْنَ فِی الْاَرْضِ

آخرت کے منکر ہیں وہ تھکانے والے نہیں زمین میں ف۴۴

وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِیَآءَ ۘ یُضٰعَفُ لَهُمُ الْعَذَابُ ؕ

اور نہ اللہ سے جدا ان کے کوئی حمایتی ف۴۵ انھیں عذاب پر عذاب ہوگا

مَا كَانُوْا یَسْتَطِیْعُوْنَ السَّمْعَ وَمَا كَانُوْا یُبْصِرُوْنَ ﴿۲۰﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ

ف۴۶ وہ نہ سن سکتے تھے اور نہ دیکھتے ف۴۷ وہی ہیں جنھوں نے

خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا یَفْتَرُوْنَ ﴿۲۱﴾ لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ

اپنی جانیں گھاٹے میں ڈالیں اور ان سے کھوئی گئیں جو باتیں جوڑتے تھے خواہ نخواہ وہی آخرت

فِی الْاٰخِرَةِ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ ﴿۲۲﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

میں سب سے زیادہ نقصان میں ہیں ف۴۸ بے شک جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے

وَاَخْبَتُوْۤا اِلٰی رَبِّهِمْ ۙ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۳﴾

اور اپنے رب کی طرف رجوع لائے وہ جنت والے ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

ف۴۱ اور اس کے لیے شریک و اولاد بتائے اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولنا بدترین ظلم ہے۔

ف۴۲ روزِ قیامت اور ان سے ان کے اعمال دریافت کیے جائیں گے اور انبیاء و ملائکہ ان پر گواہی دیں گے۔

ف۴۳ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ روزِ قیامت کفار اور منافقین کو تمام خلق کے سامنے کہا جائے گا کہ یہ وہ ہیں جنھوں نے اپنے ربّ پر جھوٹ بولا ظالموں پر خدا کی لعنت اس طرح وہ تمام خلق کے سامنے رسوا کیے جائیں گے۔

ف۴۴ اللہ کو اگر وہ ان پر عذاب کرنا چاہے، کیونکہ وہ اس کے قبضہ اور اس کی ملک میں ہیں نہ اس سے بھاگ سکتے ہیں نہ بچ سکتے ہیں۔

وقف لازم

ف۴۵ کہ ان کی مدد کریں اور انھیں اس کے عذاب سے بچائیں۔

ف۴۶ کیونکہ انھوں نے لوگوں کو راہ خدا سے روکا اور مرنے کے بعد اٹھنے کا انکار کیا۔

ف۴۷ قتادہ نے کہا کہ وہ حق سننے سے بہرے ہو گئے تو کوئی خیر کی بات سن کر نفع نہیں اٹھاتے اور نہ وہ آیاتِ قدرت کو دیکھ کر فائدہ اٹھاتے ہیں۔

ف۴۸ کہ انھوں نے بجائے جنت کے جہنّم کو اختیار کیا۔

مَثَلُ الْفَرِيقَيْنِ كَالْأَعْمَىٰ وَالْأَصَمِّ وَالْبَصِيرِ وَالسَّمِيعِ ۚ هَلْ

دونوں فریق وف۴۹ کا حال ایسا ہے جیسے ایک اندھا اور بہرا اور دوسرا دیکھتا اور سنتا وف۵۰ کیا ان

يَسْتَوِيَانِ مَثَلًا ۚ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴿٢٤﴾ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ

دونوں کا حال ایک سا ہے وف۵۱ تو کیا تم دھیان نہیں کرتے اور بے شک ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف

إِنِّي لَكُمْ نَذِيرٌ مُبِينٌ ﴿٢٥﴾ أَنْ لَا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ ۖ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ

بھیجا وف۵۲ کہ میں تمہارے لیے صریح ڈر سنانے والا ہوں کہ اللہ کے سوا کسی کو نہ پوجو بیشک میں تم پر ایک مصیبت والے

عَذَابَ يَوْمٍ أَلِيمٍ ﴿٢٦﴾ فَقَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ قَوْمِهِ مَا

دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں وف۵۳ تو اس کی قوم کے سردار جو کافر ہوئے تھے بولے ہم تو تمہیں اپنے ہی

نَرَاكَ إِلَّا بَشَرًا مِثْلَنَا وَمَا نَرَاكَ اتَّبَعَكَ إِلَّا الَّذِينَ هُمْ أَرَاذِلُنَا

جیسا آدمی دیکھتے ہیں وف۵۴ اور ہم نہیں دیکھتے کہ تمہاری پیروی کسی نے کی ہو مگر ہمارے کمینوں نے

بَادِيَ الرَّأْيِ وَمَا نَرَىٰ لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ بَلْ نَظُنُّكُمْ كَاذِبِينَ ﴿٢٧﴾

وف۵۵ سرسری نظر سے وف۵۶ اور ہم تم میں اپنے اوپر کوئی بڑائی نہیں پاتے وف۵۷ بلکہ ہم تمہیں وف۵۸ جھوٹا خیال

قَالَ يَا قَوْمِ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كُنْتُ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّي وَآتَانِي رَحْمَةً

کرتے ہیں بولا اے میری قوم بھلا بتلاؤ تو اگر میں اپنے رب کی طرف سے دلیل پر ہوں وف۵۹ اور اس نے مجھے اپنے

مِنْ عِنْدِهِ فَعُمِّيَتْ عَلَيْكُمْ أَنُلْزِمُكُمُوهَا وَأَنْتُمْ لَهَا كَارِهُونَ ﴿٢٨﴾

پاس سے رحمت بخشی وف۶۰ تو تم اس سے اندھے رہے کیا ہم اسے تمہارے گلے چپیٹ کریں اور تم بیزار ہو وف۶۱

وَيَا قَوْمِ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مَالًا ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى اللَّهِ ۚ وَمَا أَنَا

اور اے قوم میں تم سے کچھ اس پر وف۶۲ مال نہیں مانگتا وف۶۳ میرا اجر تو اللہ ہی پر ہے اور میں مسلمانوں کو دور

بِطَارِدِ الَّذِينَ آمَنُوا ۚ إِنَّهُمْ مُلَاقُو رَبِّهِمْ وَلَٰكِنِّي أَرَاكُمْ قَوْمًا

کرنے والا نہیں وف۶۴ بے شک وہ اپنے رب سے ملنے والے ہیں وف۶۵ لیکن میں تم کو نرے

تَجْهَلُونَ ﴿٢٩﴾ وَيَا قَوْمِ مَنْ يَنْصُرُنِي مِنَ اللَّهِ إِنْ طَرَدْتُهُمْ ۚ أَفَلَا

جاہل لوگ پاتا ہوں وف۶۶ اور اے قوم مجھے اللہ سے کون بچا لے گا اگر میں انہیں دور کروں گا تو کیا تمہیں

وف۴۹ یعنی کافر اور مومن وف۵۰ کافر اس کی مثل ہے جو نہ دیکھے نہ سنے یہ ناقص ہے اور مومن اس کی مثل ہے جو دیکھتا بھی ہے اور سنتا بھی ہے وہ کامل ہے حق و باطل میں امتیاز رکھتا ہے۔

وف۵۱ ہرگز نہیں

وف۵۲ انھوں نے قوم سے فرمایا۔

وف۵۳ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ حضرت نوح علیہ السلام چالیس سال کے بعد مبعوث ہوئے اور نو سو پچاس سال کے بعد اپنی قوم کو دعوت فرماتے رہے اور طوفان کے بعد ساٹھ برس دنیا میں رہے تو آپ کی عمر ایک ہزار پچاس سال کی ہوئی اس کے علاوہ عمر شریف کے متعلق اور بھی قول ہیں۔ (خازن)

ع ۲/۴

وف۵۴ اس گمراہی میں بہت سی امتیں مبتلا ہو کر اسلام سے محروم رہیں قرآن پاک میں جابجا ان کے تذکرے ہیں اس امت میں بھی بہت سے بدنصیب سید انبیا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بشر کہتے اور ہمسری کا خیال فاسد رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ انھیں گمراہی سے بچائے۔

وف۵۵ کمینوں سے مراد ان کی وہ لوگ تھے جو ان کی نظر میں خسیس پیشے رکھتے تھے اور حقیقت یہ ہے کہ ان کا یہ قول جہل خالص تھا کیونکہ انسان کا مرتبہ دین کے اتباع اور رسول کی فرمانبرداری سے ہے مال و منصب و پیشے کو اس میں دخل نہیں دیندار نیک سیرت پیشہ ور کو نظر حقارت سے دیکھنا اور حقیر جاننا جاہلانہ فعل ہے۔

وف۵۶ یعنی بغیر غور و فکر کے۔

وف۵۷ مال اور ریاست میں ان کا یہ قول بھی جہل تھا کیونکہ اللہ کے نزدیک بندے کے لیے ایمان و طاعت سبب فضیلت ہے نہ کہ مال و ریاست۔

وف۵۸ نبوت کے دعویٰ میں اور تمھارے متبعین کو اس کی تصدیق میں۔

وف۵۹ جو میرے دعویٰ کے صدق پر گواہ ہو۔

وف۶۰ یعنی نبوت عطا کی۔

وف۶۱ اور اس حجت کو ناپسند رکھتے ہو۔

وف۶۲ یعنی تبلیغ رسالت پر۔

وف۶۳ کہ تم پر اس کا ادا کرنا گراں ہو۔

وف۶۴ یہ حضرت نوح علیہ السلام نے ان کی اس بات کے جواب میں فرمایا تھا جو وہ لوگ کہتے تھے کہ اے نوح رذیل لوگوں کو اپنی مجلس سے نکال دیجیے تاکہ ہمیں آپ کی مجلس میں بیٹھنے سے شرم نہ آئے وف۶۵ اور اس کے قرب سے فائز ہوں گے تو میں انھیں کیسے نکال دوں وف۶۶ ایمان داروں کو رذیل کہتے ہو اور ان کی قدر نہیں کرتے اور نہیں جانتے کہ وہ تم سے بہتر ہیں

تَذَكَّرُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِیْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ
دھیان نہیں۔ اور میں تم سے نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ یہ کہ میں غیب

الْغَیْبَ وَلَآ اَقُوْلُ اِنِّیْ مَلَكٌ وَّلَآ اَقُوْلُ لِلَّذِیْنَ تَزْدَرِیْۤ اَعْیُنُكُمْ
جان لیتا ہوں اور نہ یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں ف۶۷ اور میں انھیں نہیں کہتا جن کو تمھاری نگاہیں حقیر

لَنْ یُّؤْتِیَهُمُ اللّٰهُ خَیْرًا ؕ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ ۚۖ اِنِّیْۤ اِذًا لَّمِنَ
سمجھتی ہیں کہ ہرگز اللہ انہیں بھلائی نہ دے گا اللہ خوب جانتا ہے جو ان کے دلوں میں ہے ف۶۸ ایسا

الظّٰلِمِیْنَ ﴿۳۱﴾ قَالُوْا یٰنُوْحُ قَدْ جٰدَلْتَنَا فَاَكْثَرْتَ جِدَالَنَا فَاْتِنَا
کروں ف۶۹ تو ضرور میں ظالموں میں سے ہوں ف۷۰ بولے اے نوح تم ہم سے جھگڑے اور بہت ہی جھگڑے تو لے

بِمَا تَعِدُنَاۤ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿۳۲﴾ قَالَ اِنَّمَا یَاْتِیْكُمْ بِهِ
آؤ جس کا ہمیں وعدہ دے رہے ہو اگر تم سچے ہو بولا وہ تو اللہ تم پر لائے گا

اللّٰهُ اِنْ شَآءَ وَمَاۤ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِیْنَ ﴿۳۳﴾ وَلَا یَنْفَعُكُمْ نُصْحِیْۤ
اگر چاہے اور تم تھکا نہ سکو گے ف۷۲ اور تمھیں میری نصیحت نفع نہ

اِنْ اَرَدْتُّ اَنْ اَنْصَحَ لَكُمْ اِنْ كَانَ اللّٰهُ یُرِیْدُ اَنْ یُّغْوِیَكُمْ ؕ
دے گی اگر میں تمھارا بھلا چاہوں جبکہ اللہ تمھاری گمراہی چاہے

هُوَ رَبُّكُمْ ۫ وَاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۳۴﴾ؕ اَمْ یَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ اِنِ
وہ تمھارا رب ہے اور اسی کی طرف پھرو گے ف۷۳ کیا یہ کہتے ہیں کہ انھوں نے اپنے جی سے بنا لیا ف۷۴ تم فرماؤ اگر میں نے

افْتَرَیْتُهٗ فَعَلَیَّ اِجْرَامِیْ وَاَنَا بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُجْرِمُوْنَ ﴿۳۵﴾ؑ وَاُوْحِیَ
بنا لیا ہوگا تو میرا گناہ مجھ پر ہے ف۷۵ اور میں تمھارے گناہ سے الگ ہوں اور نوح کو

اِلٰى نُوْحٍ اَنَّهٗ لَنْ یُّؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ اِلَّا مَنْ قَدْ اٰمَنَ فَلَا
وحی ہوئی کہ تمھاری قوم سے مسلمان نہ ہوں گے مگر جتنے ایمان لا چکے تو غم

تَبْتَىٕسْ بِمَا كَانُوْا یَفْعَلُوْنَ ﴿۳۶﴾ۚۖ وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْیُنِنَا وَوَحْیِنَا
نہ کھا اس پر جو وہ کرتے ہیں ف۷۶ اور کشتی بناؤ ہمارے سامنے ف۷۷ اور ہمارے حکم سے

ف۶۷ حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کی قوم نے آپ کی نبوت میں تین شبہے کیے تھے ایک شبہہ تو یہ کہ مَا نَرٰى لَكُمْ عَلَیْنَا مِنْ فَضْلٍ کہ ہم تم میں اپنے اوپر کوئی بڑائی نہیں پاتے یعنی تم مال دولت میں ہم سے زیادہ نہیں ہو اس کے جواب میں حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات نے فرمایا لَاۤ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِیْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ یعنی میں تم سے نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں تو تمھارا یہ اعتراض بالکل بے محل ہے میں نے کبھی مال کی فضیلت نہیں جتائی اور دنیوی دولت کا تم کو متوقع نہیں کیا اور اپنی دعوت کو مال کے ساتھ وابستہ نہیں کیا پھر تم یہ کہنے کے کیسے مستحق ہو کہ ہم تم میں کوئی مالی فضیلت نہیں پاتے اور تمھارا یہ اعتراض محض بیہودہ ہے۔ دوسرا شبہہ قوم نوح نے یہ کیا تھا مَا نَرٰىكَ اتَّبَعَكَ اِلَّا الَّذِیْنَ هُمْ اَرَاذِلُنَا بَادِیَ الرَّاْیِ یعنی ہم نہیں دیکھتے کہ تمھاری کسی نے پیروی کی ہو مگر ہمارے کمینوں نے سرسری نظر سے مطلب یہ تھا کہ وہ بھی صرف ظاہر میں مومن ہیں باطن میں نہیں اس کے جواب میں حضرت نوح علیہ السلام نے یہ فرمایا کہ میں نہیں کہتا کہ میں غیب جانتا ہوں تو میرے احکام غیب پر مبنی ہیں تاکہ تمھیں یہ اعتراض کرنے کا موقع ہوتا جب میں نے یہ کہا ہی نہیں تو اعتراض بے محل ہے اور شرع میں ظاہر ہی کا اعتبار ہے لہٰذا تمھارا اعتراض بالکل بے جا ہے نیز لَاۤ اَعْلَمُ الْغَیْبَ فرمانے میں قوم پر ایک لطیف تعریض بھی ہے کہ کسی کے باطن پر حکم کرنا اس کا کام ہے جو غیب کا علم رکھتا ہو میں نے تو اس کا دعوےٰ نہیں کیا باوجود یکہ نبی ہوں تم کس طرح کہتے ہو کہ وہ دل سے ایمان نہیں لاتے تیسرا شبہہ اس قوم کا یہ تھا کہ مَا نَرٰىكَ اِلَّا بَشَرًا مِّثْلَنَا یعنی ہم تمھیں اپنا ہی جیسا آدمی دیکھتے ہیں اس کے جواب میں فرمایا کہ میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میں فرشتہ ہوں یعنی میں نے اپنی دعوت کو اپنے فرشتے ہونے پر موقوف نہیں کیا تھا کہ تمھیں یہ اعتراض کا موقع ملتا کہ جتاتے تو تھے تو وہ اپنے آپ کو فرشتہ اور تھے بشر لہٰذا تمھارا یہ اعتراض بھی باطل ہے

ف۶۸ نیکی یا بدی اخلاص یا نفاق

ف۶۹ یعنی اگر میں ان کے ایمان ظاہر کو جھٹلا کر ان کے باطن پر الزام لگاؤں اور انھیں نکال دوں۔

ف۷۰ اور بحمد اللہ میں ظالموں میں سے ہرگز نہیں ہوں تو ایسا کبھی نہ کروں گا۔

ف۷۱ عذاب۔

ف۷۲ اس کو عذاب کرنے سے یعنی نہ اس عذاب کو روک سکو گے نہ اس سے بچ سکو گے۔

ف۷۳ آخرت میں وہی تمھارے اعمال کا بدلہ دے گا ف۷۴ اور اس طرح خدا کے کلام اور اس کے احکام ماننے سے گریز کرتے ہیں اور اس کے رسول پر بہتان اٹھاتے ہیں اور ان کی طرف افترا کی نسبت کرتے ہیں جن کا صدق براہین بیّنہ اور حجت قویّہ سے ثابت ہو چکا ہے لہٰذا اب اُن سے ف۷۵ ضرور اس کا وبال آئے گا لیکن بحمد للہ میں صادق ہوں تو تم سمجھ لو کہ تمھاری تکذیب کا وبال تم پر پڑے گا ف۷۶ یعنی کفر اور آپ کی تکذیب اور آپ کی ایذا کیونکہ اب آپ کے اعدا سے انتقام لینے کا وقت آ گیا ف۷۷ ہماری حفاظت میں ہماری تعلیم سے۔

ف۷۸ یعنی ان کی شفاعت اور دفع عذاب کی دُعا نہ کرنا کیونکہ ان کا غرق مقدر ہو چکا ہے ف۷۹ حدیث شریف میں ہے کہ حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بحکمِ الٰہی سال کے درخت بوئے بیس سال میں یہ درخت تیار ہوئے اس عرصہ میں مطلقاً کوئی بچہ پیدا نہ ہوا اس سے پہلے جو بچے پیدا ہو چکے تھے وہ بالغ ہو گئے اور انھوں نے بھی حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعوت قبول کرنے سے انکار کر دیا اور نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کشتی بنانے میں مشغول ہوئے۔

وَلَا تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۚ اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَيَصْنَعُ الْفُلْكَ ۖ وَكُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ مَلَاٌ مِّنْ قَوْمِهٖ سَخِرُوْا مِنْهُ ۗ قَالَ اِنْ تَسْخَرُوْا مِنَّا فَاِنَّا نَسْخَرُ مِنْكُمْ كَمَا تَسْخَرُوْنَ ﴿۳۸﴾ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿۳۹﴾ حَتّٰۤى اِذَا جَآءَ اَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّوْرُ ۙ قُلْنَا احْمِلْ فِيْهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَاَهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ وَمَنْ اٰمَنَ ۗ وَمَاۤ اٰمَنَ مَعَهٗۤ اِلَّا قَلِيْلٌ ﴿۴۰﴾ وَقَالَ ارْكَبُوْا فِيْهَا بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا ۗ اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۴۱﴾ وَهِيَ تَجْرِيْ بِهِمْ فِيْ مَوْجٍ كَالْجِبَالِ ۖ وَنَادٰى نُوْحُ ۨ ابْنَهٗ وَكَانَ فِيْ مَعْزِلٍ يّٰبُنَيَّ ارْكَبْ مَّعَنَا وَلَا تَكُنْ مَّعَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۴۲﴾ قَالَ سَاٰوِيْۤ اِلٰى جَبَلٍ يَّعْصِمُنِيْ مِنَ الْمَآءِ ۗ قَالَ لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ اَمْرِ

اور ظالموں کے بارے میں مجھ سے بات نہ کرنا ف۷۸ وہ ضرور ڈبائے جائیں گے ف۷۹ اور نوح کشتی بناتا ہے اور جب اس کی قوم کے سردار اس پر گزرتے اس پر ہنستے ف۸۰ بولا اگر تم ہم پر ہنستے ہو تو ایک وقت ہم تم پر ہنسیں گے ف۸۱ جیسا تم ہنستے ہو ف۸۲ تو اب جان جاؤ گے کس پر آتا ہے وہ عذاب کہ اُسے رسوا کرے ف۸۳ اور اترتا ہے وہ عذاب جو ہمیشہ رہے ف۸۴ یہاں تک کہ جب ہمارا حکم آیا ف۸۵ اور تنور ابلا ف۸۶ ہم نے فرمایا کشتی میں سوار کرلے ہر جنس میں سے ایک جوڑا نر و مادہ اور جن پر بات پڑ چکی ہے ف۸۷ ان کے سوا اپنے گھر والوں اور باقی مسلمانوں کو اور اس کے ساتھ مسلمان نہ تھے مگر تھوڑے ف۸۸ اور بولا اس میں سوار ہو ف۸۹ اللہ کے نام پر اس کا چلنا اور اس کا ٹھہرنا ف۹۰ بیشک میرا رب ضرور بخشنے والا مہربان ہے اور وہ انھیں لیے جارہی ہے ایسی موجوں میں جیسے پہاڑ ف۹۱ اور نوح نے اپنے بیٹے کو پکارا اور وہ اس سے کنارے تھا ف۹۲ اے میرے بچے ہمارے ساتھ سوار ہو جا اور کافروں کے ساتھ نہ ہو ف۹۳ بولا اب میں کسی پہاڑ کی پناہ لیتا ہوں وہ مجھے پانی سے بچالے گا کہا آج اللہ کے عذاب سے کوئی بچانے والا نہیں مگر

قرءحفص بفتح الميم وامالة الراء ۱۲

ف۸۰ اور کہتے اے نوح کیا کرتے ہو آپ فرماتے ایسا مکان بناتا ہوں جو پانی پر چلے یہ سُن کر ہنستے کیونکہ آپ کشتی جنگل میں بناتے تھے جہاں دُور دُور تک پانی نہ تھا اور وہ لوگ تمسخر سے یہ بھی کہتے تھے کہ پہلے تو آپ نبی تھے اب بڑھئی ہو گئے۔

ف۸۱ تمھیں ہلاک ہوتا دیکھ کر۔

ف۸۲ کشتی دیکھ کر مروی ہے کہ یہ کشتی دو سال میں تیار ہوئی اس کی لمبائی تین سو گز، چوڑائی پچاس گز، اونچائی تیس گز تھی (اس میں اور بھی اقوال ہیں) اس کشتی میں تین درجے بنائے گئے تھے طبقہ زیریں میں وحوش اور درندے اور ہوام اور درمیانی طبقہ میں چوپائے وغیرہ اور طبقہ اعلیٰ میں خود حضرت نوح علیہ السلام اور آپ کے ساتھی اور حضرت آدم علیہ السلام کا جسدِ مبارک جو عورتوں اور مردوں کے درمیان حائل تھا اور کھانے وغیرہ کا سامان تھا پرندے بھی اوپر ہی کے طبقہ میں تھے (خازن و مدارک) وغیرہ۔

ف۸۳ دنیا میں اور وہ عذاب غرق ہے۔

ف۸۴ یعنی عذاب آخرت ف۸۵ عذاب و ہلاک کا۔

ف۸۶ اور پانی نے اس میں سے جوش مارا تنور سے یا روئے زمین مراد ہے یا یہی تنور جس میں روٹی پکائی جاتی ہے اس میں بھی چند قول ہیں ایک قول یہ ہے کہ وہ تنور پتھر کا تھا حضرت حوا کا جو آپ کے ترکہ میں پہنچا تھا اور وہ یا شام میں تھا یا ہند میں اور تنور کا جوش مارنا عذاب آنے کی علامت تھی۔

ف۸۷ یعنی اُن کے ہلاک کا حکم ہو چکا ہے اور اُن سے مراد آپ کی بی بی واعلہ جو ایمان نہ لائی تھی اور آپ کا بیٹا کنعان ہے چنانچہ حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان سب کو سوار کیا جانور آپ کے پاس آتے تھے اور آپ کا داہنا ہاتھ نر پر اور بایاں مادہ پر پڑتا تھا اور آپ سوار کرتے جاتے تھے۔

ف۸۸ مقاتل نے کہا کہ کل مرد و عورت بہتّر تھے اور اس میں اور اقوال بھی ہیں صحیح تعداد اللہ جانتا ہے ان کی تعداد کسی صحیح حدیث میں وارد نہیں ہے۔ ف۸۹ یہ کہتے ہوئے کہ۔

ف۹۰ اس میں تعلیم ہے کہ بندے کو چاہئے جب کوئی کام کرنا چاہے تو اس کو بسم اللہ پڑھ کر شروع کرے تاکہ اس کام میں برکت ہو اور وہ سبب فلاح ہو ضحاک نے کہا کہ جب حضرت نوح علیہ السلام چاہتے تھے کہ کشتی چلے تو بسم اللہ فرماتے تھے کشتی چلنے لگتی تھی اور جب چاہتے تھے کہ ٹھہر جائے بسم اللہ فرماتے تھے ٹھہر جاتی تھی ف۹۱ چالیس شب و روز آسمان سے مینہ برستا رہا اور زمین سے پانی ابلتا رہا یہاں تک کہ تمام پہاڑ غرق ہو گئے ف۹۲ یعنی حضرت نوح علیہ السلام سے جدا تھا آپ کے ساتھ سوار نہ ہوا تھا ف۹۳ کہ ہلاک ہو جائے گا یہ لڑکا منافق تھا اپنے والد پر اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتا تھا اور باطن میں کافروں کے ساتھ متفق تھا (حسینی)

اللّٰهِ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ ۚ وَحَالَ بَيْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِيْنَ ﴿٤٣﴾

جس پر وہ رحم کرے اور ان کے بیچ میں موج آڑے آئی تو وہ ڈوبتوں میں رہ گیا ف۹۴

وَقِيْلَ يٰۤاَرْضُ ابْلَعِيْ مَآءَكِ وَيٰسَمَآءُ اَقْلِعِيْ وَغِيْضَ الْمَآءُ

اور حکم فرمایا گیا کہ اے زمین اپنا پانی نگل لے اور اے آسمان تھم جا اور پانی خشک کر دیا گیا

وَقُضِيَ الْاَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُوْدِيِّ وَقِيْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ

اور کام تمام ہوا اور کشتی ف۹۵ کوہ جودی پر ٹھہری ف۹۶ اور فرمایا گیا کہ دور ہوں بے انصاف

الظّٰلِمِيْنَ ﴿٤٤﴾ وَنَادٰى نُوْحٌ رَّبَّهٗ فَقَالَ رَبِّ اِنَّ ابْنِيْ مِنْ اَهْلِيْ

لوگ اور نوح نے اپنے رب کو پکارا عرض کی اے میرے رب میرا بیٹا بھی تو میرا گھر والا

وَاِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَاَنْتَ اَحْكَمُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿٤٥﴾ قَالَ يٰنُوْحُ اِنَّهٗ

ہے ف۹۷ اور بے شک تیرا وعدہ سچا ہے اور تو سب سے بڑھ کر حکم والا ف۹۸ فرمایا اے نوح وہ تیرے گھر والوں

لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ ۚ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ ۖ فَلَا تَسْـَٔلْنِ مَا لَيْسَ

میں نہیں ف۹۹ بیشک اس کے کام بڑے نالائق ہیں تو مجھ سے وہ بات نہ مانگ

لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ؕ اِنِّيْۤ اَعِظُكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿٤٦﴾ قَالَ رَبِّ

جس کا تجھے علم نہیں ف۱۰۰ میں تجھے نصیحت فرماتا ہوں کہ نادان نہ بن عرض کی اے رب

اِنِّيْۤ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَسْـَٔلَكَ مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَاِلَّا تَغْفِرْ لِيْ

میرے میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ تجھ سے وہ چیز مانگوں جس کا مجھے علم نہیں اور اگر تو مجھے نہ بخشے

وَتَرْحَمْنِيْۤ اَكُنْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿٤٧﴾ قِيْلَ يٰنُوْحُ اهْبِطْ بِسَلٰمٍ مِّنَّا وَ

اور رحم نہ کرے تو میں زیاں کار ہو جاؤں فرمایا گیا اے نوح کشتی سے اتر ہماری طرف سے سلام اور برکتوں

بَرَكٰتٍ عَلَيْكَ وَعَلٰۤى اُمَمٍ مِّمَّنْ مَّعَكَ ؕ وَاُمَمٌ سَنُمَتِّعُهُمْ ثُمَّ يَمَسُّهُمْ

کے ساتھ ف۱۰۱ جو تجھ پر ہیں اور تیرے ساتھ کے کچھ گروہوں پر ف۱۰۲ اور کچھ گروہ ہیں جنھیں ہم دنیا برتنے

مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٤٨﴾ تِلْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهَاۤ اِلَيْكَ ۚ مَا كُنْتَ

دینگے ف۱۰۳ پھر انہیں ہماری طرف سے دردناک عذاب پہنچے گا ف۱۰۴ یہ غیب کی خبریں ہم تمہاری طرف وحی کرتے ہیں ف۱۰۵ انھیں نہ تم

ف۹۴ جب طوفان اپنی نہایت پر پہنچا اور کفار غرق ہو چکے تو حکم الٰہی آیا۔

ف۹۵ چھ مہینے تمام زمین کا طواف کر کے۔

ف۹۶ جو موصل یا شام کے حدود میں واقع ہے حضرت نوح علیہ السلام کشتی میں دسویں رجب کو بیٹھے اور دسویں محرم کو کشتی کوہ جودی پر ٹھہری تو آپ نے اس کے شکر کا روزہ رکھا اور اپنے تمام ساتھیوں کو بھی روزے کا حکم فرمایا۔

ف۹۷ اور تو نے مجھ سے میرے اور میرے گھر والوں کی نجات کا وعدہ فرمایا ہے۔

ف۹۸ تو اس میں کیا حکمت ہے، شیخ ابو منصور ماتریدی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بیٹا کنعان منافق تھا اور آپ کے سامنے اپنے آپ کو مومن ظاہر کرتا تھا اگر وہ اپنا کفر ظاہر کر دیتا تو آپ اللہ تعالیٰ سے اس کے نجات کی دعا نہ کرتے (مدارک)

ف۹۹ اس سے ثابت ہوا کہ نسبی قرابت سے دینی قرابت زیادہ قوی ہے۔

ف۱۰۰ کہ وہ مانگنے کے قابل ہے یا نہیں۔

ف۱۰۱ ان برکتوں سے آپ کی ذریت اور آپ کے متبعین کی کثرت مراد ہے کہ بکثرت انبیاء اور ائمہ دین آپ کی نسل پاک سے ہوئے ان کی نسبت فرمایا کہ یہ برکات۔

ف۱۰۲ محمد ابن کعب قرظی نے کہا کہ ان گروہوں میں قیامت تک ہونے والا ہر ایک مومن داخل ہے۔

ف۱۰۳ اس سے حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد پیدا ہونے والے کافر گروہ مراد ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ ان کی میعادوں تک فراخی عیش اور وسعت رزق عطا فرمائے گا۔

ف۱۰۴ آخرت میں۔

ف۱۰۵ یہ خطاب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرمایا۔

ف۱۰۶ خبر دینے ف۱۰۷ اپنی قوم کی ایذاؤں پر جیسا کہ نوح علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے اپنی قوم کی ایذاؤں پر صبر کیا ف۱۰۸ کہ دنیا میں مظفر و منصور اور آخرت میں مثاب و ماجور ف۱۰۹ نبی بنا کر بھیجا، حضرت ہود علیہ السّلام کو اخ باعتبار نسب کے فرمایا گیا اسی لیے حضرت مترجم قدس سرہٗ نے اس لفظ کا ترجمہ ہم قوم کیا علی اللہ مقامہ ف۱۱۰ اس کی توحید کے معتقد رہو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو ف۱۱۱ جو بتوں کو خدا کا شریک بتاتے ہو ف۱۱۲ جتنے رسول تشریف لائے سب نے اپنی قوم سے یہی فرمایا اور نصیحت خالصہ وہی ہے جو کسی طمع سے نہ ہو ف۱۱۳ اتنا سمجھ سکو کہ جو شخص بے غرض نصیحت کرتا ہے وہ یقیناً خیر خواہ اور سچّا ہے باطل کار جو کسی کو گمراہ کرتا ہے ضرور کسی نہ کسی غرض اور کسی نہ کسی مقصد سے کرتا ہے اس سے حق و باطل میں بہ آسانی تمیز کی جا سکتی ہے

تَعۡلَمُهَاۤ اَنۡتَ وَلَا قَوۡمُكَ مِنۡ قَبۡلِ هٰذَا ۛؕ فَاصۡبِرۡ ۛؕ اِنَّ الۡعَاقِبَةَ لِلۡمُتَّقِيۡنَ ﴿۴۹﴾

جانتے تھے نہ تمھاری قوم اس ف۱۰۶ سے پہلے تو صبر کرو ف۱۰۷ بیشک بھلا انجام پرہیزگاروں کا

وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمۡ هُوۡدًا ؕ قَالَ يٰقَوۡمِ اعۡبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمۡ مِّنۡ اِلٰهٍ

ف۱۰۸ اور عاد کی طرف ان کے ہم قوم ہود کو ف۱۰۹ کہا اے میری قوم اللہ کو پوجو ف۱۱۰ اس کے سوا تمھارا کوئی

غَيۡرُهٗ ؕ اِنۡ اَنۡتُمۡ اِلَّا مُفۡتَرُوۡنَ ﴿۵۰﴾ يٰقَوۡمِ لَاۤ اَسۡـئَلُكُمۡ عَلَيۡهِ اَجۡرًا ؕ اِنۡ

معبود نہیں تم تو نرے مفتری ہو ف۱۱۱ اے قوم میں اس پر تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا میری

اَجۡرِىَ اِلَّا عَلَى الَّذِىۡ فَطَرَنِىۡ ؕ اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۵۱﴾ وَيٰقَوۡمِ اسۡتَغۡفِرُوۡا

مزدوری تو اسی کے ذمّہ ہے جس نے مجھے پیدا کیا ف۱۱۲ تو کیا تمھیں عقل نہیں ف۱۱۳ اور اے میری قوم اپنے رب سے

رَبَّكُمۡ ثُمَّ تُوۡبُوۡۤا اِلَيۡهِ يُرۡسِلِ السَّمَآءَ عَلَيۡكُمۡ مِّدۡرَارًا وَّيَزِدۡكُمۡ قُوَّةً

معافی چاہو ف۱۱۴ پھر اس کی طرف رجوع لاؤ تم پر زور کا پانی بھیجے گا اور تم میں جتنی قوت ہے اس سے اور زیادہ

اِلٰى قُوَّتِكُمۡ وَلَا تَتَوَلَّوۡا مُجۡرِمِيۡنَ ﴿۵۲﴾ قَالُوۡا يٰهُوۡدُ مَا جِئۡتَنَا بِبَيِّنَةٍ وَّمَا

دے گا ف۱۱۵ اور جرم کرتے ہوئے روگردانی نہ کرو ف۱۱۶ بولے اے ہود تم کوئی دلیل لے کر ہمارے پاس نہ آئے

نَحۡنُ بِتَارِكِىۡۤ اٰلِهَتِنَا عَنۡ قَوۡلِكَ وَمَا نَحۡنُ لَكَ بِمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۵۳﴾ اِنۡ

ف۱۱۷ اور ہم خالی تمھارے کہنے سے اپنے خداؤں کو چھوڑنے کے نہیں نہ تمھاری بات پر یقین لائیں ہم تو

نَّقُوۡلُ اِلَّا اعۡتَرٰٮكَ بَعۡضُ اٰلِهَتِنَا بِسُوۡٓءٍ ؕ قَالَ اِنِّىۡۤ اُشۡهِدُ اللّٰهَ

یہی کہتے ہیں کہ ہمارے کسی خدا کی تمھیں بری جھپٹ پہنچی ف۱۱۸ کہا میں اللہ کو گواہ کرتا ہوں اور تم سب

وَاشۡهَدُوۡۤا اَنِّىۡ بَرِىۡٓءٌ مِّمَّا تُشۡرِكُوۡنَ ﴿۵۴﴾ مِنۡ دُوۡنِهٖ فَكِيۡدُوۡنِىۡ جَمِيۡعًا

گواہ ہو جاؤ کہ میں بیزار ہوں ان سب سے جنھیں تم اللہ کے سوا اس کا شریک ٹھہراتے ہو تم سب مل کر میرا برا چاہو ف۱۱۹ پھر مجھے

ثُمَّ لَا تُنۡظِرُوۡنِ ﴿۵۵﴾ اِنِّىۡ تَوَكَّلۡتُ عَلَى اللّٰهِ رَبِّىۡ وَرَبِّكُمۡ ؕ مَا مِنۡ دَآبَّةٍ

مہلت نہ دو ف۱۲۰ میں نے اللہ پر بھروسا کیا جو میرا رب ہے اور تمھارا رب کوئی چلنے والا نہیں ف۱۲۱

اِلَّا هُوَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِيَتِهَا ؕ اِنَّ رَبِّىۡ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسۡتَقِيۡمٍ ﴿۵۶﴾ فَاِنۡ

جس کی چوٹی اس کے قبضۂ قدرت میں نہ ہو ف۱۲۲ بیشک میرا رب سیدھے راستہ پر ملتا ہے پھر اگر

ف۱۱۴ ایمان لا کر جب قوم عاد نے حضرت ہود علیہ السلام کی دعوت قبول نہ کی تو اللہ نے ان کے کفر کے سبب تین سال تک بارش موقوف کر دی اور نہایت شدید قحط نمودار ہوا اور ان کی عورتوں کو بانجھ کر دیا جب یہ لوگ بہت پریشان ہوئے تو حضرت ہود علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے وعدہ فرمایا کہ اگر وہ اللہ پر ایمان لائیں اور اس کے رسول کی تصدیق کریں اور اس کے حضور توبہ و استغفار کریں تو اللہ تعالیٰ بارش بھیجے گا اور ان کی زمینوں کو سرسبز و شاداب کر کے تازہ زندگی عطا فرمائیگا اور قوت و اولاد دیگا حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک مرتبہ امیر معاویہ کے پاس تشریف لے گئے تو آپ سے امیر معاویہ کے ایک ملازم نے کہا کہ میں مالدار آدمی ہوں مگر میرے کوئی اولاد نہیں مجھے کوئی ایسی چیز بتائیے جس سے اللہ مجھے اولاد دے آپ نے فرمایا استغفار پڑھا کرو اس نے استغفار کی یہاں تک کثرت کی روزانہ سات سو مرتبہ استغفار پڑھنے لگا اس کی برکت سے اس شخص کے دس بیٹے ہوئے یہ خبر حضرت معاویہ کو ہوئی تو انھوں نے اس شخص سے فرمایا کہ تو نے حضرت امام سے یہ کیوں نہ دریافت کیا کہ یہ عمل حضور نے کہاں سے فرمایا دوسری مرتبہ جب اس شخص کو امام سے نیاز حاصل ہوا تو اس نے دریافت کیا امام نے فرمایا کہ تو نے حضرت ہود کا قول نہیں سنا جو انھوں نے فرمایا یَزِدۡكُمۡ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمۡ اور حضرت نوح علیہ السّلام کا یہ ارشاد يُمۡدِدۡكُمۡ بِاَمۡوَالٍ وَّبَنِيۡنَ فائدہ کثرت رزق اور حصول اولاد کے لیے استغفار کا بکثرت پڑھنا قرآنی عمل ہے۔

ف۱۱۵ مال و اولاد کے ساتھ۔

ف۱۱۶ میری دعوت سے۔

ف۱۱۷ جو تمھارے دعوے کی صحت پر دلالت کرتی اور یہ بات انھوں نے بالکل غلط و جھوٹ کہی تھی حضرت ہود علیہ السلام نے انھیں جو معجزات دکھائے تھے ان سب سے مکر گئے۔

ف۱۱۸ یعنی تم جو بتوں کو برا کہتے ہو اس لیے انھوں نے تمھیں دیوانہ کر دیا مراد یہ ہے کہ اب جو کچھ کہتے ہو یہ دیوانگی کی باتیں ہیں (معاذ اللہ) ف۱۱۹ یعنی تم اور وہ جنھیں تم معبود سمجھتے ہو سب مل کر مجھے ضرر پہنچانے کی کوشش کرو۔

ف۱۲۰ مجھے تمھاری اور تمھارے معبودوں کی اور تمھاری مکاریوں کی کچھ پروا نہیں اور مجھے تمھاری شوکت و قوت سے کچھ اندیشہ نہیں جن کو تم معبود کہتے ہو وہ جماد بے جان ہیں نہ کسی کو نفع پہنچا سکتے ہیں نہ ضرر ان کی کیا حقیقت کہ وہ مجھے دیوانہ کر سکتے یہ حضرت ہود علیہ السّلام کا معجزہ ہے کہ آپ نے ایک زبردست جبار صاحب قوت و شوکت قوم سے جو آپ کے خون کی پیاسی اور جان کی دشمن تھی اس طرح کے کلمات فرمائے اور اصلاً خوف نہ کیا اور وہ قوم باوجود انتہائی عداوت اور دشمنی کے آپ کو ضرر پہنچانے سے عاجز رہی ف۱۲۱ اس میں بنی آدم اور حیوان سب آ گئے۔ ف۱۲۲ یعنی وہ سب کا مالک ہے اور سب پر غالب اور قادر و متصرف ہے۔

تَوَلَّوْا فَقَدْ أَبْلَغْتُكُم مَّا أُرْسِلْتُ بِهِ إِلَيْكُمْ ۚ وَيَسْتَخْلِفُ رَبِّي

تم منہ پھیرو تو میں تمھیں پہنچا چکا جو تمھاری طرف لے کر بھیجا گیا ف۱۲۳ اور میرا رب تمھاری جگہ اوروں کو لے آئیگا

قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلَا تَضُرُّونَهُ شَيْئًا ۚ إِنَّ رَبِّي عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ

ف۱۲۴ اور تم اس کا کچھ نہ بگاڑ سکو گے ف۱۲۵ بے شک میرا رب ہر شے پر نگہبان

حَفِيظٌ ﴿٥٧﴾ وَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا نَجَّيْنَا هُودًا وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ

ہے ف۱۲۶ اور جب ہمارا حکم آیا ہم نے ہُود اور اس کے ساتھ کے مسلمانوں کو ف۱۲۷ اپنی رحمت فرما کر

بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَنَجَّيْنَاهُم مِّنْ عَذَابٍ غَلِيظٍ ﴿٥٨﴾ وَتِلْكَ عَادٌ ۖ جَحَدُوا

بچا لیا ف۱۲۸ اور انھیں ف۱۲۹ سخت عذاب سے نجات دی اور یہ عاد ہیں ف۱۳۰ کہ اپنے

بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَعَصَوْا رُسُلَهُ وَاتَّبَعُوا أَمْرَ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ ﴿٥٩﴾

رب کی آیتوں سے منکر ہُوئے اور اس کے رسولوں کی نافرمانی کی اور ہر بڑے سرکش ہٹ دھرم کے کہنے پر چلے

وَأُتْبِعُوا فِي هَٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ ۗ أَلَا إِنَّ عَادًا

اور ان کے پیچھے لگی اس دنیا میں لعنت اور قیامت کے دن سن لو بیشک عاد اپنے

كَفَرُوا رَبَّهُمْ ۗ أَلَا بُعْدًا لِّعَادٍ قَوْمِ هُودٍ ﴿٦٠﴾ وَإِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا ۚ

رب سے منکر ہُوئے ارے دُور ہوں عاد ہود کی قوم اور ثمود کی طرف ان کے ہم قوم صالح کو

قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۖ هُوَ أَنشَأَكُم مِّنَ

ف۱۳۱ کہا اے میری قوم اللہ کو پوجو ف۱۳۲ اس کے سوا تمھارا کوئی معبود نہیں ف۱۳۳ اس نے

الْأَرْضِ وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيهَا فَاسْتَغْفِرُوهُ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ ۚ إِنَّ

تمھیں زمین سے پیدا کیا ف۱۳۴ اور اس میں تمھیں بسایا ف۱۳۵ تو اس سے معافی چاہو پھر اس کی طرف رجوع

رَبِّي قَرِيبٌ مُّجِيبٌ ﴿٦١﴾ قَالُوا يَا صَالِحُ قَدْ كُنتَ فِينَا مَرْجُوًّا قَبْلَ هَٰذَا ۖ

لاؤ بیشک میرا رب قریب ہے دعا سننے والا۔ بولے اے صالح اس سے پہلے تو تم ہم میں ہونہار معلوم ہوتے تھے ف۱۳۶

أَتَنْهَانَا أَن نَّعْبُدَ مَا يَعْبُدُ آبَاؤُنَا وَإِنَّنَا لَفِي شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُونَا

کیا تم ہمیں اس سے منع کرتے ہو کہ اپنے باپ دادا کے معبودوں کو پوجیں اور بیشک جس بات کی طرف ہمیں بلاتے ہو ہم اس سے

ف۱۲۳ اور حجت ثابت ہو چکی۔

ف۱۲۴ یعنی اگر تم نے ایمان سے اعراض کیا اور جو احکام میں تمھاری طرف لایا ہوں انھیں قبول نہ کیا تو اللہ تمھیں ہلاک کرے گا اور بجائے تمھارے ایک دوسری قوم کو تمھارے دیار و اموال کا والی بنائے گا جو اس کے توحید کے معتقد ہوں اور اس کی عبادت کریں۔

ف۱۲۵ کیونکہ وہ اس سے پاک ہے کہ اُسے کوئی ضرر پہنچ سکے لہذا تمھارے اعراض کا جو ضرر ہے وہ تمھیں کو پہنچے گا۔

ف۱۲۶ اور کسی کا قول فعل اس سے مخفی نہیں۔ جب قوم ہُود نصیحت پذیر نہ ہوئی تو بارگار قدیر برحق سے ان کے عذاب کا حکم نافذ ہوا۔

ف۱۲۷ جن کی تعداد چار ہزار تھی۔

ف۱۲۸ اور قوم عاد کو ہوا کے عذاب سے ہلاک کر دیا۔

ف۱۲۹ یعنی جیسے مسلمانوں کو عذاب دنیا سے بچایا ایسے ہی آخرت کے

ف۱۳۰ یہ خطاب ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت کو اور تِلْكَ اشارہ ہے قوم عاد کی قبور و آثار کی طرف مقصد یہ ہے کہ زمین میں چلو انھیں دیکھو اور عبرت حاصل کرو

ع ۱۱ ۵

ف۱۳۱ بھیجا تو حضرت صالح علیہ السلام نے اُن سے

ف۱۳۲ اور اس کی وحدانیت مانو۔

ف۱۳۳ صرف وہی مستحق عبادت ہے کیونکہ

ف۱۳۴ تمھارے جد حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس سے پیدا کر کے اور تمھاری نسل کی اصل نطفوں کے مادوں کو اس سے بنا کر۔

ف۱۳۵ اور زمین کو تم سے آباد کیا۔ ضحاک نے استعمرکم کے معنی یہ بیان کیے ہیں کہ تمھیں طویل عمریں دیں۔ حتیٰ کہ ان کی عمریں تین سو برس سے لے کر ہزار برس تک کی ہوئیں

ف۱۳۶ اور ہم امید کرتے تھے کہ تم ہمارے سردار بنو گے کیونکہ آپ کمزوروں کی مدد کرتے تھے فقیروں پر سخاوت فرماتے تھے۔ جب آپ نے توحید کی دعوت دی اور بتوں کی برائیاں بیان کیں تو قوم کی امیدیں آپ سے منقطع ہوگئیں اور کہنے لگے۔

إِلَيْهِ مُرِيبٍ ﴿۶۲﴾ قَالَ يَٰقَوْمِ أَرَءَيْتُمْ إِن كُنتُ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّي

ایک بڑے دھوکا ڈالنے والے شک میں ہیں. بولا اے میری قوم بھلا بتاؤ تو اگر میں اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہوں

وَءَاتَىٰنِي مِنْهُ رَحْمَةً فَمَن يَنصُرُنِي مِنَ ٱللَّهِ إِنْ عَصَيْتُهُۥ فَمَا

اور اس نے مجھے اپنے پاس سے رحمت بخشی ف۱۳۷ تو مجھے اس سے کون بچائے گا اگر میں اس کی نافرمانی کروں ف۱۳۸ تو تم

تَزِيدُونَنِي غَيْرَ تَخْسِيرٍ ﴿۶۳﴾ وَيَٰقَوْمِ هَٰذِهِۦ نَاقَةُ ٱللَّهِ لَكُمْ ءَايَةً

مجھے سوا نقصان کے کچھ نہ بڑھاؤ گے ف۱۳۹ اور اے میری قوم یہ اللہ کا ناقہ ہے تمہارے لیے نشانی

فَذَرُوهَا تَأْكُلْ فِيٓ أَرْضِ ٱللَّهِ وَلَا تَمَسُّوهَا بِسُوٓءٍ فَيَأْخُذَكُمْ

تو اسے چھوڑ دو کہ اللہ کی زمین میں کھائے اور اُسے بُری طرح ہاتھ نہ لگانا کہ تم کو نزدیک

عَذَابٌ قَرِيبٌ ﴿۶۴﴾ فَعَقَرُوهَا فَقَالَ تَمَتَّعُوا۟ فِي دَارِكُمْ ثَلَٰثَةَ أَيَّامٍ

عذاب پہنچے گا ف۱۴۰ تو انھوں نے ف۱۴۱ اس کی کوچیں کاٹیں تو صالح نے کہا اپنے گھروں میں تین دن

ذَٰلِكَ وَعْدٌ غَيْرُ مَكْذُوبٍ ﴿۶۵﴾ فَلَمَّا جَآءَ أَمْرُنَا نَجَّيْنَا صَٰلِحًا وَٱلَّذِينَ

اور برت لو ف۱۴۲ یہ وعدہ ہے کہ جھوٹا نہ ہوگا ف۱۴۳ پھر جب ہمارا حکم آیا ہم نے صالح اور اس کے ساتھ کے

ءَامَنُوا۟ مَعَهُۥ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَمِنْ خِزْيِ يَوْمِئِذٍ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ

مسلمانوں کو اپنی رحمت فرما کر ف۱۴۴ بچالیا اور اس دن کی رسوائی سے بیشک تمہارا رب قوی عزت

ٱلْقَوِيُّ ٱلْعَزِيزُ ﴿۶۶﴾ وَأَخَذَ ٱلَّذِينَ ظَلَمُوا۟ ٱلصَّيْحَةُ فَأَصْبَحُوا۟ فِي

والا ہے اور ظالموں کو چنگھاڑ نے آلیا ف۱۴۵ تو صبح اپنے گھروں

دِيَٰرِهِمْ جَٰثِمِينَ ﴿۶۷﴾ كَأَن لَّمْ يَغْنَوْا۟ فِيهَآ أَلَآ إِنَّ ثَمُودَا۟ كَفَرُوا۟

میں گھٹنوں کے بل پڑے رہ گئے گویا کبھی یہاں بسے ہی نہ تھے سن لو بے شک ثمود اپنے رب سے

رَبَّهُمْ أَلَا بُعْدًا لِّثَمُودَ ﴿۶۸﴾ وَلَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَآ إِبْرَٰهِيمَ بِٱلْبُشْرَىٰ

منکر ہوئے ارے لعنت ہو ثمود پر اور بے شک ہمارے فرشتے ابراہیم کے پاس ف۱۴۶ مژدہ

قَالُوا۟ سَلَٰمًا قَالَ سَلَٰمٌ فَمَا لَبِثَ أَن جَآءَ بِعِجْلٍ حَنِيذٍ ﴿۶۹﴾ فَلَمَّا رَءَآ

لے کر آئے بولے سلام کہا ف۱۴۷ سلام پھر کچھ دیر نہ کی کہ ایک بچھڑا بھنا لے آئے ف۱۴۸ پھر جب دیکھا

ف۱۳۷ حکمت و نبوت عطا کی۔

ف۱۳۸ رسالت کی تبلیغ اور بت پرستی سے روکنے میں۔

ف۱۳۹ یعنی مجھے تمہارے خسارے کا تجربہ اور زیادہ ہوگا۔

ف۱۴۰ قوم ثمود نے حضرت صالح علیہ الصلوٰۃ والسلام سے معجزہ طلب کیا تھا جس کا بیان سورۂ اعراف میں ہو چکا ہے، آپ نے اللہ تعالیٰ سے دُعا کی تو پتھر سے بحکم الٰہی ناقہ (اونٹنی) پیدا ہوا یہ ناقہ ان کے لیے آیت و معجزہ تھا اس آیت میں اس ناقہ کے متعلق احکام ارشاد فرمائے گئے کہ اُسے زمین میں چرنے دو اور کوئی آزار نہ پہنچاؤ ورنہ دنیا ہی میں گرفتارِ عذاب ہو گے اور مہلت نہ پاؤ گے۔

ف۱۴۱ حکم الٰہی کی مخالفت کی اور چہار شنبہ کو۔

ف۱۴۲ یعنی جمعہ تک جو کچھ دُنیا کا عیش کرنا ہے کر لو شنبہ کو تم پر عذاب آئے گا پہلے روز تمہارے چہرے زرد ہو جائیں گے دوسرے روز سُرخ اور تیسرے روز یعنی جمعہ کو سیاہ اور شنبہ کو عذاب نازل ہو جائے گا

ف۱۴۳ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

ف۱۴۴ ان بلاؤں سے

ف۱۴۵ یعنی ہولناک آواز نے جس کی ہیبت سے ان کے دل پھٹ گئے اور وہ سب کے سب مر گئے۔

ف۱۴۶ سادہ رو نوجوانوں کی حسین شکلوں میں حضرت اسحاق و حضرت یعقوب علیہما السلام کی پیدائش کا۔

ف۱۴۷ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے۔

ف۱۴۸ مفسرین نے کہا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات بہت ہی مہمان نواز تھے بغیر مہمان کے کھانا تناول نہ فرماتے اس وقت ایسا اتفاق ہوا کہ پندرہ روز سے کوئی مہمان نہ آیا تھا آپ اس غم میں تھے ان مہمانوں کو دیکھتے ہی آپ نے ان کے لیے کھانا لانے میں جلدی فرمائی چونکہ آپ کے یہاں گائیں بکثرت تھیں اس لیے بچھڑے کا بھنا ہوا گوشت سامنے لایا گیا۔

ع ۶/۸

فائدہ اس سے معلوم ہوا کہ گائے کا گوشت حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کے دسترخوان پر زیادہ آتا تھا اور آپ اس کو پسند فرماتے تھے گائے کا گوشت کھانے والے اگر سنت ابراہیمی ادا کرنے کی نیت کریں تو مزید ثواب پائیں گے۔

ف۱۴۹ عذاب کرنے کے لیے ف۱۵۰ حضرت سارہ پسِ پردہ ف۱۵۱ اس کے فرزند ف۱۵۲ حضرت اسحٰق کے فرزند ف۱۵۳ حضرت سارہ کو خوشخبری دینے کی وجہ یہ تھی کہ اولاد کی خوشی عورتوں کو مردوں سے زیادہ ہوتی ہے اور نیز یہ بھی سبب تھا کہ حضرت سارہ کے کوئی اولاد نہ تھی اور حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے فرزند حضرت اسماعیل علیہ السلام موجود تھے اس بشارت کے ضمن میں ایک بشارت یہ بھی تھی کہ حضرت سارہ کی عمر اتنی دراز ہو گی کہ وہ پوتے کو بھی دیکھیں گی ف۱۵۴ میری عمر نوّے سے متجاوز ہو چکی ہے

ف۱۵۵ جن کی عمر ایک سَو بیس سال کی ہو گئی ہے۔

ف۱۵۶ فرشتوں کے کلام کے معنی یہ ہیں کہ تمھارے لیے کیا جائے تعجب ہے تم اس گھر میں ہو جو معجزات اور خوارق عادات اور اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور برکتوں کا مورد بنا ہوا ہے مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ بیبیاں اہلِ بیت میں داخل ہیں۔

ف۱۵۷ یعنی کلام وسوال کرنے لگا اور حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسّلام کا مجادلہ یہ تھا کہ آپ نے فرشتوں سے فرمایا کہ قوم لوط کی بستیوں میں اگر پچاس ایمان دار ہوں تو بھی انھیں ہلاک کرو گے فرشتوں نے کہا نہیں فرمایا اگر چالیس ہوں انھوں نے کہا جب بھی نہیں آپ نے فرمایا اگر تیس ہوں انھوں نے کہا جب بھی نہیں آپ اس طرح فرماتے رہے یہاں تک کہ آپ نے فرمایا اگر ایک مرد مسلمان موجود ہو تب ہلاک کر دو گے انھوں نے کہا نہیں تو آپ نے فرمایا اس میں لوط علیہ السلام ہیں اس پر فرشتوں نے کہا ہمیں معلوم ہے جو وہاں ہیں ہم حضرت لوط علیہ السلام کو اور انکے گھر والوں کو بچائیں گے سوائے ان کی عورت کے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مقصد یہ تھا کہ آپ عذاب میں تاخیر چاہتے تھے تاکہ اس بستی والوں کو کفر و معاصی سے باز آنے کے لیے ایک فرصت اور مل جائے چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صفت میں ارشاد ہوتا ہے ف۱۵۸ ان صفات سے آپ کی رقتِ قلب اور آپکی رافت و رحمت معلوم ہوتی ہے جو اس مباحثہ کا سبب ہوئی فرشتوں نے کہا۔

ف۱۵۹ حسین صورتوں میں حضرت لوط علیہ السلام نے ان کی ہیئت اور جمال کو دیکھا تو قوم کی خباثت و بدعملی کا خیال کر کے۔

ف۱۶۰ مروی ہے کہ ملائکہ کو حکمِ الٰہی یہ تھا کہ وہ قوم لوط کو اس وقت تک ہلاک نہ کریں جب تک حضرت لوط علیہ السلام خود اس قوم کی بدعملی پر چار مرتبہ گواہی نہ دیں چنانچہ جب یہ فرشتے حضرت لوط علیہ السلام سے ملے تو آپ نے ان سے فرمایا کہ کیا تمھیں اس بستی والوں کا حال معلوم نہ تھا فرشتوں نے کہا ان کا کیا حال ہے۔ آپ نے فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ عمل کے اعتبار سے روئے زمین پر یہ بدترین بستی ہے اور یہ بات آپ نے چار مرتبہ فرمائی۔

اَیْدِیَهُمْ لَا تَصِلُ اِلَیْهِ نَكِرَهُمْ وَ اَوْجَسَ مِنْهُمْ خِیْفَةً ؕ

کہ ان کے ہاتھ کھانے کی طرف نہیں پہنچتے ان کو اوپری سمجھا اور جی ہی جی میں ان سے ڈرنے لگا۔

قَالُوْا لَا تَخَفْ اِنَّاۤ اُرْسِلْنَاۤ اِلٰى قَوْمِ لُوْطٍ ؕ﴿۷۰﴾ وَ امْرَاَتُهٗ قَآىِٕمَةٌ

بولے ڈریئے نہیں ہم قوم لوط کی طرف ف۱۴۹ بھیجے گئے ہیں اور اس کی بی بی ف۱۵۰ کھڑی تھی

فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَ ۙ وَ مِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ یَعْقُوْبَ ﴿۷۱﴾

وہ ہنسنے لگی تو ہم نے اُسے ف۱۵۱ اسحاق کی خوشخبری دی اور اسحاق کے پیچھے ف۱۵۲ یعقوب کی ف۱۵۳

قَالَتْ یٰوَیْلَتٰۤى ءَاَلِدُ وَ اَنَا عَجُوْزٌ وَّ هٰذَا بَعْلِیْ شَیْخًا ؕ اِنَّ هٰذَا

بولی ہائے خرابی کیا میرا بچہ ہو گا اور میں بوڑھی ہوں ف۱۵۴ اور یہ ہیں میرے شوہر بوڑھے ف۱۵۵ بیشک یہ تو اچنبے

لَشَیْءٌ عَجِیْبٌ ﴿۷۲﴾ قَالُوْۤا اَتَعْجَبِیْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ رَحْمَتُ اللّٰهِ وَ بَرَكٰتُهٗ

کی بات ہے فرشتے بولے کیا اللہ کے کام کا اچنبا کرتی ہو اللہ کی رحمت اور اس کی

عَلَیْكُمْ اَهْلَ الْبَیْتِ ؕ اِنَّهٗ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ﴿۷۳﴾ فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ

برکتیں تم پر اس گھر والو بیشک ف۱۵۶ وہی ہے سب خوبیوں والا عزت والا پھر جب ابراہیم کا خوف

اِبْرٰهِیْمَ الرَّوْعُ وَ جَآءَتْهُ الْبُشْرٰى یُجَادِلُنَا فِیْ قَوْمِ لُوْطٍ ﴿۷۴﴾ ؕ

زائل ہوا اور اُسے خوشخبری ملی ہم سے قوم لوط کے بارے میں جھگڑنے لگا ف۱۵۷

اِنَّ اِبْرٰهِیْمَ لَحَلِیْمٌ اَوَّاهٌ مُّنِیْبٌ ﴿۷۵﴾ یٰۤاِبْرٰهِیْمُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ۚ

بیشک ابراہیم تحمل والا بہت آہیں کرنے والا رجوع لانیوالا ہے ف۱۵۸ اے ابراہیم اس خیال میں نہ پڑ

اِنَّهٗ قَدْ جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ ۚ وَ اِنَّهُمْ اٰتِیْهِمْ عَذَابٌ غَیْرُ مَرْدُوْدٍ ﴿۷۶﴾ وَ

بیشک تیرے رب کا حکم آ چکا اور بیشک ان پر عذاب آنے والا ہے کہ پھیرا نہ جائے گا اور

لَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِیْٓءَ بِهِمْ وَ ضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَّ قَالَ

جب لوط کے پاس ہمارے فرشتے آئے ف۱۵۹ اسے ان کا غم ہوا اور ان کے سبب دل تنگ ہوا اور بولا یہ

هٰذَا یَوْمٌ عَصِیْبٌ ﴿۷۷﴾ وَ جَآءَهٗ قَوْمُهٗ یُهْرَعُوْنَ اِلَیْهِ ؕ وَ مِنْ قَبْلُ

بڑی سختی کا دن ہے ف۱۶۰ اور اس کے پاس اس کی قوم دوڑتی آئی اور انھیں آگے ہی سے

حضرت لوط علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی عورت جو کافرہ تھی نکلی اور اس نے اپنی قوم کو جا کر خبر دی کہ حضرت لوط علیہ السّلام کے یہاں ایسے خوبرو اور حسین مہمان آئے ہیں جن کی مثل اب تک کوئی شخص نظر نہیں آیا۔

كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ؕ قَالَ يٰقَوْمِ هٰٓؤُلَآءِ بَنَاتِيْ هُنَّ اَطْهَرُ

بُرے کاموں کی عادت پڑی تھی ف١٦١ کہا اے قوم یہ میری قوم کی بیٹیاں ہیں یہ تمہارے لیے ستھری

لَكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ فِيْ ضَيْفِيْ ؕ اَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ

ہیں تو اللہ سے ڈرو ف١٦٢ اور مجھے میرے مہمانوں میں رسوا نہ کرو کیا تم میں ایک آدمی بھی نیک

رَّشِيْدٌ ﴿٧٨﴾ قَالُوْا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِيْ بَنٰتِكَ مِنْ حَقٍّ ۚ وَاِنَّكَ

چلن نہیں بولے تمہیں معلوم ہے کہ تمہاری قوم کی بیٹیوں میں ہمارا کوئی حق نہیں ف١٦٣ اور تم ضرور جانتے

لَتَعْلَمُ مَا نُرِيْدُ ﴿٧٩﴾ قَالَ لَوْ اَنَّ لِيْ بِكُمْ قُوَّةً اَوْ اٰوِيْۤ اِلٰى رُكْنٍ

ہو جو ہماری خواہش ہے بولے اے کاش مجھے تمہارے مقابل زور ہوتا یا کسی مضبوط پائے کی

شَدِيْدٍ ﴿٨٠﴾ قَالُوْا يٰلُوْطُ اِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ يَّصِلُوْۤا اِلَيْكَ

پناہ لیتا ف١٦٤ فرشتے بولے اے لوط ہم تمہارے رب کے بھیجے ہوئے ہیں ف١٦٥ وہ تم تک نہیں

فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ اِلَّا

پہنچ سکتے ف١٦٦ تو اپنے گھر والوں کو راتوں رات لے جاؤ اور تم میں کوئی پیٹھ پھیر کر نہ دیکھے ف١٦٧ سوائے

امْرَاَتَكَ ؕ اِنَّهٗ مُصِيْبُهَا مَاۤ اَصَابَهُمْ ؕ اِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ ؕ

تمہاری عورت کے اسے بھی وہی پہنچنا ہے جو انھیں پہنچے گا ف١٦٨ بیشک ان کا وعدہ صبح کے وقت ہے ف١٦٩

اَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيْبٍ ﴿٨١﴾ فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا

کیا صبح قریب نہیں پھر جب ہمارا حکم آیا ہم نے اس بستی کے اوپر کو اس کا نیچا کر دیا

وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ ۙ مَّنْضُوْدٍ ﴿٨٢﴾ مُّسَوَّمَةً

ف١٧٠ اور اس پر کنکر کے پتھر لگاتار برسائے جو نشان کیے ہوئے

عِنْدَ رَبِّكَ ؕ وَمَا هِيَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ بِبَعِيْدٍ ﴿٨٣﴾ وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ

تیرے رب کے پاس ہیں ف١٧١ اور وہ پتھر کچھ ظالموں سے دور نہیں ف١٧٢ اور ف١٧٣ مدین کی طرف ان کے ہم قوم

شُعَيْبًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ وَلَا

شعیب کو ف١٧٤ کہا اے میری قوم اللہ کو پوجو اس کے سوا کوئی معبود نہیں ف١٧٥ اور ناپ

ف١٦١ اور کچھ شرم حیا باقی نہ رہی تھی حضرت لوط علیہ السلام نے ف١٦٢ اور اپنی بیبیوں سے تمتع کرو کہ یہ تمہارے لیے حلال ہے حضرت لوط علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کی عورتوں کو جو قوم کی بیٹیاں تھیں بزرگانہ شفقت سے اپنی بیٹیاں فرمایا تاکہ اس حسنِ اخلاق سے وہ فائدہ اٹھائیں اور حمیت سیکھیں۔

ف١٦٣ یعنی ہمیں ان کی طرف رغبت نہیں۔

ف١٦٤ یعنی مجھے اگر تمہارے مقابلہ کی طاقت ہوتی یا ایسا قبیلہ رکھتا جو میری مدد کرتا تو تم سے مقابلہ و مقاتلہ کرتا حضرت لوط علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے مکان کا دروازہ بند کر لیا تھا اور اندر سے یہ گفتگو فرما رہے تھے، قوم نے چاہا کہ دیوار توڑے فرشتوں نے آپ کا رنج و اضطراب دیکھا تو۔

ف١٦٥ تمہارا پایا مضبوط ہے ہم ان لوگوں کو عذاب کرنے کے لیے آئے ہیں تم دروازہ کھول دو اور ہمیں اور انھیں چھوڑ دو۔

ف١٦٦ اور تمھیں کچھ ضرر نہیں پہنچا سکتے حضرت نے دروازہ کھول دیا قوم کے لوگ مکان میں گھس آئے حضرت جبریل نے بحکم الٰہی اپنا بازو اُن کے مُنہ پر مارا سب اندھے ہو گئے اور حضرت لوط علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مکان سے نکل بھاگے انھیں راستہ نظر نہیں آتا تھا اور یہ کہتے جاتے تھے ہائے ہائے لُوط کے گھر میں بڑے جادوگر ہیں انھوں نے ہمیں جادو کر دیا فرشتوں نے حضرت لوط علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کہا۔

ف١٦٧ اس طرح آپ کے گھر کے تمام لوگ چلے جائیں۔

ف١٦٨ حضرت لوط علیہ السّلام نے کہا یہ عذاب کب ہوگا حضرت جبریل نے کہا۔

ف١٦٩ حضرت لُوط علیہ السّلام نے کہا کہ میں تو اس سے جلدی چاہتا ہوں حضرت جبریل علیہ السّلام نے کہا۔

ف١٧٠ یعنی اُلٹ دیا اس طرح کہ حضرت جبریل علیہ السّلام نے قومِ لُوط کے شہر جس طبقہ زمین پر تھے اس کے نیچے اپنا بازو ڈالا اور ان پانچوں شہروں کو جن میں سب سے بڑا سدوم تھا اور ان میں چار لاکھ آدمی بستے تھے اتنا اونچا اٹھایا کہ وہاں کے کتوں اور مرغوں کی آوازیں آسمان پر پہنچنے لگیں اور اس آہستگی سے اُٹھایا کہ کسی برتن کا پانی نہ گرا اور کوئی سونے والا بیدار نہ ہوا پھر اس بلندی سے اس کو اوندھا کر کے پلٹا ف١٧١ ان پتھروں پر ایسا نشان تھا جس سے وہ دوسروں سے ممتاز تھے قتادہ نے کہا کہ ان پر سرخ خطوط تھے حسن و سدی کا قول ہے کہ ان پر مہریں لگی ہوئی تھیں اور ایک قول یہ ہے کہ جس پتھر سے جس شخص کی ہلاکت منظور تھی اس کا نام اس پتھر پر لکھا تھا ف١٧٢ یعنی اہلِ مکّہ سے ف١٧٣ ہم نے بھیجا باشندگانِ شہر ف١٧٤ آپ نے اپنی قوم سے ف١٧٥ پہلے تو آپ نے توحید و عبادت کی ہدایت فرمائی کہ وہ تمام امور میں سب سے اہم ہے اس کے بعد جن عادات قبیحہ میں وہ مبتلا تھے اس سے منع فرمایا اور ارشاد کیا۔

(النصف ١٥ ع ٧)

تَنقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ إِنِّي أَرَاكُم بِخَيْرٍ وَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ

اور تول میں کمی نہ کرو بیشک میں تمھیں آسودہ حال دیکھتا ہوں ف۱۷۶ اور مجھے تم پر گھیر لینے

عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيطٍ ﴿۸۴﴾ وَيَا قَوْمِ أَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ بِالْقِسْطِ

والے دن کے عذاب کا ڈر ہے ف۱۷۷ اور اے میری قوم ناپ اور تول انصاف کے ساتھ پوری کرو

وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ﴿۸۵﴾

اور لوگوں کو ان کی چیزیں گھٹا کر نہ دو اور زمین میں فساد مچاتے نہ پھرو

بَقِيَّتُ اللَّهِ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ۚ وَمَا أَنَا عَلَيْكُم بِحَفِيظٍ ﴿۸۶﴾

اللہ کا دیا جو بچ رہے وہ تمھارے لیے بہتر ہے اگر تمھیں یقین ہو ف۱۷۸ اور میں کچھ تم پر نگہبان نہیں ف۱۷۹

قَالُوا يَا شُعَيْبُ أَصَلَاتُكَ تَأْمُرُكَ أَن نَّتْرُكَ مَا يَعْبُدُ آبَاؤُنَا أَوْ

بولے اے شعیب کیا تمھاری نماز تمھیں یہ حکم دیتی ہے کہ ہم اپنے باپ دادا کے خداؤں کو

أَن نَّفْعَلَ فِي أَمْوَالِنَا مَا نَشَاءُ ۖ إِنَّكَ لَأَنتَ الْحَلِيمُ الرَّشِيدُ ﴿۸۷﴾

چھوڑ دیں ف۱۸۰ یا اپنے مال میں جو چاہیں نہ کریں ف۱۸۱ ہاں جی تمھیں بڑے عقلمند نیک چلن ہو

قَالَ يَا قَوْمِ أَرَأَيْتُمْ إِن كُنتُ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّي وَرَزَقَنِي مِنْهُ

کہا اے میری قوم بھلا بتاؤ تو اگر میں اپنے رب کی طرف سے ایک روشن دلیل پر ہوں ف۱۸۲ اور اس نے مجھے اپنے

رِزْقًا حَسَنًا ۚ وَمَا أُرِيدُ أَنْ أُخَالِفَكُمْ إِلَىٰ مَا أَنْهَاكُمْ عَنْهُ ۚ إِنْ

پاس سے اچھی روزی دی ف۱۸۳ اور میں نہیں چاہتا ہوں کہ جس بات سے تمھیں منع کرتا ہوں آپ اس کے خلاف کرنے لگوں

أُرِيدُ إِلَّا الْإِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ ۚ وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ ۚ عَلَيْهِ

ف۱۸۴ میں تو جہاں تک بنے سنوارنا ہی چاہتا ہوں اور میری توفیق اللہ ہی کی طرف سے ہے

تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ ﴿۸۸﴾ وَيَا قَوْمِ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شِقَاقِي أَن يُصِيبَكُم

میں نے اسی پر بھروسا کیا اور اسی کی طرف رجوع ہوتا ہوں اور اے میری قوم تمھیں میری ضد یہ نہ کموا دے کہ تم پر

مِّثْلُ مَا أَصَابَ قَوْمَ نُوحٍ أَوْ قَوْمَ هُودٍ أَوْ قَوْمَ صَالِحٍ ۚ وَمَا قَوْمُ

پڑے جو پڑا تھا نوح کی قوم یا ہود کی یا صالح کی قوم پر اور لوط کی قوم

ف۱۷۶ ایسے حال میں آدمی کو چاہیئے کہ نعمت کی شکر گزاری کرے اور دوسروں کو اپنے مال سے فائدہ پہنچائے نہ کہ ان کے حقوق میں کمی کرے ایسی حالت میں اس خیانت کی عادت سے اندیشہ ہے کہ کہیں اس نعمت سے محروم نہ کر دیئے جاؤ۔

ف۱۷۷ کہ جس سے کسی کو رہائی میسر نہ ہو اور سب کے سب ہلاک ہو جائیں یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس دن کے عذاب سے عذاب آخرت مراد ہو۔

ف۱۷۸ یعنی مال حرام ترک کرنے کے بعد حلال جس قدر بھی بچے وہی تمھارے لیے بہتر ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ پورا تولنے اور ناپنے کے بعد جو بچے وہ بہتر ہے۔

ف۱۷۹ کہ تمھارے افعال پر دارو گیر کروں علماء نے فرمایا ہے کہ بعض انبیاء کو حرب کی اجازت تھی۔ جیسے حضرت موسیٰ و حضرت داؤد و حضرت سلیمان علیہم السّلام وغیرہم بعض وہ تھے جنھیں حرب کا حکم نہ تھا۔ حضرت شعیب علیہ السّلام انھیں میں سے ہیں تمام دن وعظ فرماتے اور شب تمام نمازیں گزارتے قوم آپ سے کہتی کہ اس نماز سے آپ کو کیا فائدہ آپ فرماتے نماز خوبیوں کا حکم دیتی ہے برائیوں سے منع کرتی ہے تو اس پر وہ تمسخر سے یہ کہتے جو اگلی آیت میں مذکور ہے۔

ف۱۸۰ بت پرستی نہ کریں۔

ف۱۸۱ مطلب یہ تھا کہ ہم اپنے مال کے مختار ہیں چاہے کم ناپیں چاہے کم تولیں۔

ف۱۸۲ بصیرت و ہدایت پر۔

ف۱۸۳ یعنی نبوت و رسالت یا مال حلال اور ہدایت و معرفت تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ میں تمھیں بت پرستی اور گناہوں سے منع نہ کروں کیونکہ انبیاء اسی لیے بھیجے جاتے ہیں۔

ف۱۸۴ امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ قوم نے حضرت شعیب علیہ السّلام کے حلیم و رشید ہونے کا اعتراف کیا تھا اور ان کا یہ کلام استہزاءً نہ تھا بلکہ مدعا یہ تھا کہ آپ باوجود حلم و کمال عقل کے ہم کو اپنے مال میں اپنے حسب مرضی تصرف کرنے سے کیوں منع فرماتے ہیں۔ اس کا جواب جو حضرت شعیب علیہ السّلام نے فرمایا اس کا حاصل یہ ہے کہ جب تم میرے کمال عقل کے معترف ہو تو تمھیں یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ میں نے اپنے لیے جو بات پسند کی ہے وہ وہی ہوگی جو سب سے بہتر ہو اور وہ خدا کی توحید اور ناپ تول میں ترک خیانت ہے۔ میں اس کا پابندی سے عامل ہوں تو تمھیں سمجھ لینا چاہیئے کہ یہی طریقہ بہتر ہے۔

لُوطٍ مِّنْكُمْ بِبَعِيدٍ ﴿۸۹﴾ وَاسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ ۚ إِنَّ رَبِّي

تو کچھ تم سے دور نہیں ف۱۸۵ اور اپنے رب سے معافی چاہو پھر اس کی طرف رجوع لاؤ بیشک میرا رب

رَحِيمٌ وَّدُودٌ ﴿۹۰﴾ قَالُوا يٰشُعَيْبُ مَا نَفْقَهُ كَثِيرًا مِّمَّا تَقُولُ وَإِنَّا

مہربان محبت والا ہے بولے اے شعیب ہماری سمجھ میں نہیں آتیں تمھاری بہت سی باتیں اور بیشک

لَنَرٰىكَ فِينَا ضَعِيفًا ۖ وَلَوْلَا رَهْطُكَ لَرَجَمْنٰكَ ۖ وَمَا أَنْتَ عَلَيْنَا

ہم تمھیں اپنے میں کمزور دیکھتے ہیں ف۱۸۶ اور اگر تمھارا کنبہ نہ ہوتا ف۱۸۷ تو ہم نے تمھیں پتھراؤ کر دیا ہوتا اور کچھ ہماری

بِعَزِيزٍ ﴿۹۱﴾ قَالَ يٰقَوْمِ أَرَهْطِي أَعَزُّ عَلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ ۖ وَاتَّخَذْتُمُوهُ

نگاہ میں تمھیں عزت نہیں۔ کہا اے میری قوم کیا تم پر میرے کنبہ کا دباؤ اللہ سے زیادہ ہے ف۱۸۸ اور اسے تم نے اپنی

وَرَآءَكُمْ ظِهْرِيًّا ۖ إِنَّ رَبِّي بِمَا تَعْمَلُونَ مُحِيطٌ ﴿۹۲﴾ وَيٰقَوْمِ اعْمَلُوا

پیٹھ کے پیچھے ڈال رکھا ف۱۸۹ بیشک جو کچھ تم کرتے ہو سب میرے رب کے بس میں ہے اور اے قوم تم اپنی جگہ

عَلٰى مَكَانَتِكُمْ إِنِّي عَامِلٌ ۖ سَوْفَ تَعْلَمُونَ ۙ مَنْ يَأْتِيهِ عَذَابٌ

اپنا کام کیے جاؤ میں اپنا کام کرتا ہوں اب جانا چاہتے ہو کس پر آتا ہے وہ عذاب کہ

يُّخْزِيهِ وَمَنْ هُوَ كَاذِبٌ ۖ وَارْتَقِبُوا إِنِّي مَعَكُمْ رَقِيبٌ ﴿۹۳﴾ وَلَمَّا

اسے رسوا کریگا اور کون جھوٹا ہے ف۱۹۰ اور انتظار کرو ف۱۹۱ میں بھی تمہارے ساتھ انتظار میں ہوں اور جب ف۱۹۲

جَآءَ أَمْرُنَا نَجَّيْنَا شُعَيْبًا وَّالَّذِينَ اٰمَنُوا مَعَهُ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَ

ہمارا حکم آیا ہم نے شعیب اور اس کے ساتھ کے مسلمانوں کو اپنی رحمت فرما کر بچا لیا اور

أَخَذَتِ الَّذِينَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَأَصْبَحُوا فِي دِيَارِهِمْ جٰثِمِينَ ﴿۹۴﴾

ظالموں کو چنگھاڑ نے آلیا ف۱۹۳ تو صبح اپنے گھروں میں گھٹنوں کے بل پڑے رہ گئے

كَأَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيهَا ۗ أَلَا بُعْدًا لِّمَدْيَنَ كَمَا بَعِدَتْ ثَمُودُ ﴿۹۵﴾ وَ

گویا کبھی وہاں بسے ہی نہ تھے ارے دور ہوں مدین جیسے دور ہوئے ثمود ف۱۹۴ اور

لَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسٰى بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِينٍ ﴿۹۶﴾ إِلٰى فِرْعَوْنَ وَ

بیشک ہم نے موسیٰ کو اپنی آیتوں ف۱۹۵ اور صریح غلبے کے ساتھ فرعون اور اس کے درباریوں

ف۱۸۵ ابھی کچھ زیادہ زمانہ نہیں گزرا ہے نہ وہ کچھ دور کے رہنے والے تھے تو ان کے حال سے عبرت حاصل کرو

ف۱۸۶ اگر ہم آپ کے ساتھ کچھ زیادتی کریں تو آپ میں مدافعت کی طاقت نہیں۔

ف۱۸۷ جو دین میں ہمارا موافق ہے اور جس کو ہم عزیز رکھتے ہیں

ف۱۸۸ کہ اللہ کے لیے تو تم میرے قتل سے باز نہ رہے اور میرے کنبہ کی وجہ سے باز رہے اور تم نے اللہ کے نبی کا احترام نہ کیا اور کنبے کا احترام کیا۔

ف۱۸۹ اور اس کے حکم کی کچھ پروا نہ کی۔

ف۱۹۰ اپنے دعاوی میں یعنی تمھیں جلد معلوم ہو جائے گا کہ میں حق پر ہوں یا تم عذابِ الٰہی سے شقی کی شقاوت ظاہر ہو جائے گی۔

ف۱۹۱ عاقبت امر اور انجامِ کار کا۔

ف۱۹۲ ان کے عذاب اور ہلاک کے لیے۔

ف۱۹۳ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے ہیبت ناک آواز سے کہا مُوتُوا جَمِيعًا سب مر جاؤ اس آواز کی دہشت سے ان کے دم نکل گئے اور سب مر گئے۔

ف۱۹۴ اللہ کی رحمت سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ کبھی دو امتیں ایک ہی عذاب میں مبتلا نہیں کی گئیں بجز حضرت شعیب و صالح علیہما السلام کی امتوں کے لیکن قومِ صالح کو ان کے نیچے سے ہولناک آواز نے ہلاک کیا اور قومِ شعیب کو اوپر سے۔

ع ۸

ف۱۹۵ یعنی معجزات۔

مَلَا۟ئِهٖ فَاتَّبَعُوْۤا اَمْرَ فِرْعَوْنَ ۚ وَمَاۤ اَمْرُ فِرْعَوْنَ بِرَشِيْدٍ ﴿۹۷﴾ يَقْدُمُ

کی طرف بھیجا تو وہ فرعون کے کہنے پر چلے ف۱۹۶ اور فرعون کا کام راستی کا نہ تھا ف۱۹۷ اپنی قوم کے

قَوْمَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاَوْرَدَهُمُ النَّارَ ۖ وَبِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُوْدُ ﴿۹۸﴾

آگے ہوگا قیامت کے دن تو انھیں دوزخ میں لا اتارے گا ف۱۹۸ اور وہ کیا ہی برا گھاٹ اترنے کا

وَاُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهٖ لَعْنَةً وَّيَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۖ بِئْسَ الرِّفْدُ الْمَرْفُوْدُ ﴿۹۹﴾

اور ان کے پیچھے پڑی اس جہاں میں لعنت اور قیامت کے دن ف۱۹۹ کیا ہی برا انعام جو انھیں ملا

ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْقُرٰى نَقُصُّهٗ عَلَيْكَ مِنْهَا قَآئِمٌ وَّحَصِيْدٌ ﴿۱۰۰﴾

یہ بستیوں ف۲۰۰ کی خبریں ہیں کہ ہم تمھیں سناتے ہیں ف۲۰۱ ان میں کوئی کھڑی ہے ف۲۰۲ اور کوئی کٹ گئی ف۲۰۳

وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ ظَلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ فَمَاۤ اَغْنَتْ عَنْهُمْ اٰلِهَتُهُمُ

اور ہم نے ان پر ظلم نہ کیا بلکہ خود انھوں نے ف۲۰۴ اپنا برا کیا تو ان کے معبود جنھیں ف۲۰۵ اللہ کے

الَّتِيْ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ لَّمَّا جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ ۖ

سوا پوجتے تھے ان کے کچھ کام نہ آئے ف۲۰۶ جب تمھارے رب کا حکم آیا

وَمَا زَادُوْهُمْ غَيْرَ تَتْبِيْبٍ ﴿۱۰۱﴾ وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَآ اَخَذَ

اور ان ف۲۰۷ سے انہیں ہلاک کے سوا کچھ نہ بڑھا اور ایسی ہی پکڑ ہے تیرے رب کی جب بستیوں کو

الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ ۖ اِنَّ اَخْذَهٗۤ اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ ﴿۱۰۲﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

پکڑتا ہے ان کے ظلم پر بیشک اس کی پکڑ دردناک کری ہے ف۲۰۸ بیشک اس میں نشانی

لَاٰيَةً لِّمَنْ خَافَ عَذَابَ الْاٰخِرَةِ ۖ ذٰلِكَ يَوْمٌ مَّجْمُوْعٌ ۙ لَّهُ

ف۲۰۹ ہے اس کے جو آخرت کے عذاب سے ڈرے وہ دن ہے جس میں سب لوگ ف۲۱۰

النَّاسُ وَذٰلِكَ يَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ ﴿۱۰۳﴾ وَمَا نُؤَخِّرُهٗۤ اِلَّا لِاَجَلٍ مَّعْدُوْدٍ ﴿۱۰۴﴾

اکٹھے ہوں گے اور وہ دن حاضری کا ہے ف۲۱۱ اور ہم اسے ف۲۱۲ پیچھے نہیں ہٹاتے مگر ایک گنی ہوئی مدت

يَوْمَ يَاْتِ لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَّسَعِيْدٌ ﴿۱۰۵﴾

کے لیے ف۲۱۳ جب وہ دن آئیگا کوئی بے حکم خدا بات نہ کرے گا ف۲۱۴ تو ان میں کوئی بدبخت ہے اور کوئی خوش نصیب ف۲۱۵

ف۱۹۶ اور کفر میں مبتلا ہوئے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان نہ لائے ف۱۹۷ وہ کھلی گمراہی میں تھا کیونکہ باوجود بشر ہونے کے خدائی کا دعوی کرتا تھا اور علانیہ ایسے ظلم اور ایسی ستم گاریاں کرتا تھا جس کا شیطانی کام ہونا ظاہر اور یقینی ہے وہ کہاں اور خدائی کہاں اور حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کے ساتھ رشد و حقانیت تھی آپ کی سچائی کی دلیلیں آیاتِ ظاہرہ و معجزات باہرہ وہ لوگ معائنہ کر چکے تھے پھر بھی انھوں نے آپ کی اتباع سے منہ پھیرا اور ایسے گمراہ کی اطاعت کی تو جب وہ دنیا میں کفر و ضلال میں اپنی قوم کا پیشوا تھا ایسے ہی جہنم میں ان کا امام ہوگا اور۔

ف۱۹۸ جیسا کہ انھیں دریائے نیل میں لا ڈالا تھا۔

ف۱۹۹ یعنی دنیا میں بھی ملعون اور آخرت میں بھی ملعون۔

ف۲۰۰ یعنی گزری ہوئی امتوں۔

ف۲۰۱ کہ تم اپنی امت کو ان کی خبریں دو تاکہ وہ ان سے عبرت حاصل کریں ان بستیوں کی حالت کھیتیوں کی طرح ہے کہ۔

ف۲۰۲ اس کے مکانوں کی دیواریں موجود ہیں کھنڈر پائے جاتے ہیں نشان باقی ہیں جیسے کہ عاد و ثمود کے دیار

ف۲۰۳ یعنی کٹی ہوئی کھیتی کی طرح بالکل بے نام و نشان ہو گئی اور اس کا کوئی اثر باقی نہ رہا جیسے قوم نوح علیہ السلام کے دیار۔

ف۲۰۴ کفر و معاصی کا ارتکاب کر کے۔

ف۲۰۵ جہل و گمراہی سے ف۲۰۶ اور ایک شمہ عذاب دفع نہ کر سکے۔

ف۲۰۷ بتوں اور جھوٹے معبودوں۔

ف۲۰۸ تو ہر ظالم کو چاہیئے کہ ان واقعات سے عبرت پکڑے اور توبہ میں جلدی کرے۔ ف۲۰۹ عبرت و نصیحت

ف۲۱۰ اگلے پچھلے حساب کے لیے

ف۲۱۱ جس میں آسمان والے اور زمین والے سب حاضر ہوں گے

ف۲۱۲ یعنی روز قیامت کو۔

ف۲۱۳ یعنی جو مدت ہم نے بقائے دنیا کے لیے مقرر فرمائی ہے اس کے تمام ہونے تک۔

ف۲۱۴ تمام خلق ساکت ہوگی قیامت کا دن بہت طویل ہوگا اس میں احوال مختلف ہوں گے بعض احوال میں تو شدت ہیبت سے کسی کو بے اذن الٰہی بات زبان پر لانے کی قدرت نہ ہوگی۔ اور بعض احوال میں اذن دیا جائے گا کہ لوگ اذن سے کلام کریں گے اور بعض احوال میں ہول و دہشت کم ہوگی اس وقت لوگ اپنے معاملات میں جھگڑیں گے اور اپنے مقدمات پیش کریں گے۔

ف۲۱۵ شقیق بلخی قدس سرہ نے فرمایا سعادت کی پانچ علامتیں ہیں (۱) دل کی نرمی (۲) کثرتِ گریہ (۳) دنیا سے نفرت (۴) امیدوں کا کوتاہ ہونا (۵) حیا۔ اور بدبختی کی علامت بھی پانچ چیزیں ہیں (۱) دل کی سختی (۲) آنکھ کی خشکی یعنی عدم گریہ (۳) دنیا کی رغبت (۴) درازا میدیں (۵) بے حیائی۔

فَاَمَّا الَّذِيْنَ شَقُوْا فَفِي النَّارِ لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّشَهِيْقٌ ﴿۱۰۶﴾ لا

تو وہ جو بدبخت ہیں وہ تو دوزخ میں ہیں وہ اس میں گدھے کی طرح رینکیں گے

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ؕ

وہ اس میں رہیں گے جب تک آسمان و زمین رہیں مگر جتنا تمھارے ربّ نے

اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ﴿۱۰۷﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ سُعِدُوْا فَفِي الْجَنَّةِ

چاہا ف۲۱۶ بیشک تمھارا ربّ جب چاہے کرے اور وہ جو خوش نصیب ہوئے وہ جنت میں ہیں ہمیشہ

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ؕ

اس میں رہیں گے جب تک آسمان و زمین رہیں مگر جتنا تمھارے ربّ نے چاہا

عَطَآءً غَيْرَ مَجْذُوْذٍ ﴿۱۰۸﴾ فَلَا تَكُ فِيْ مِرْيَةٍ مِّمَّا يَعْبُدُ هٰٓؤُلَآءِ ؕ مَا

ف۲۱۷ یہ بخشش ہے کبھی ختم نہ ہوگی تو اے سننے والے دھوکا میں نہ پڑ اس سے جسے یہ کافر

يَعْبُدُوْنَ اِلَّا كَمَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُهُمْ مِّنْ قَبْلُ ؕ وَاِنَّا لَمُوَفُّوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ

پوجتے ہیں ف۲۱۸ یہ ویسا ہی پوجتے ہیں جیسا پہلے ان کے باپ دادا پوجتے تھے ف۲۱۹ اور بیشک ہم ان کا

غَيْرَ مَنْقُوْصٍ ﴿۱۰۹﴾ ع وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِيْهِ ؕ وَلَوْلَا

حصہ انھیں پورا پھیر دیں گے جس میں کمی نہ ہوگی اور بے شک ہم نے موسیٰ کو کتاب دی ف۲۲۰ تو اس میں پھوٹ پڑ

كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ؕ وَاِنَّهُمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ

گئی ف۲۲۱ اگر تمھارے ربّ کی ایک بات ف۲۲۲ پہلے نہ ہو چکی ہوتی تو جبھی ان کا فیصلہ کر دیا جاتا ف۲۲۳ اور بیشک وہ

مُرِيْبٍ ﴿۱۱۰﴾ وَاِنَّ كُلًّا لَّمَّا لَيُوَفِّيَنَّهُمْ رَبُّكَ اَعْمَالَهُمْ ؕ اِنَّهٗ بِمَا

اس کی طرف سے ف۲۲۴ دھوکا ڈالنے والے شک میں ہیں ف۲۲۵ اور بیشک جتنے ہیں ف۲۲۶ ایک ایک کو تمھارا ربّ اس کا عمل پورا بھر

يَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۱۱۱﴾ فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ وَلَا

دیگا اسے ان کے کاموں کی خبر ہے ف۲۲۷ تو قائم رہو ف۲۲۸ جیسا تمھیں حکم ہے اور جو تمھارے ساتھ رجوع لایا ہے ف۲۲۹

تَطْغَوْا ؕ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۱۱۲﴾ وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا

اور اے لوگو سرکشی نہ کرو بیشک وہ تمھارے کام دیکھ رہا ہے اور ظالموں کی طرف نہ جھکو کہ تمھیں آگ

ف۲۱۶ اتنا اور زیادہ رہیں گے اور اس زیادتی کی کوئی انتہا نہیں تو معنی یہ ہوئے کہ ہمیشہ رہیں گے کبھی اس سے رہائی نہ پائیں گے۔ (جلالین)

ف۲۱۷ اتنا اور زیادہ رہیں گے اس زیادتی کی کچھ انتہا نہیں اس سے ہمیشگی مراد ہے۔ چنانچہ ارشاد فرماتا ہے۔

ف۲۱۸ بے شک یہ اس بت پرستی پر عذاب دیئے جائیں گے جیسے کہ پہلی امتیں مبتلائے عذاب ہوئیں۔

ف۲۱۹ اور تمھیں معلوم ہو چکا کہ ان کا کیا انجام ہوگا۔

ف۲۲۰ یعنی توریت۔

ف۲۲۱ بعضے اس پر ایمان لائے اور بعض نے کفر کیا۔

ف۲۲۲ کہ ان کے حساب میں جلدی نہ فرمائے گا مخلوق کے حساب و جزا کا دن روز قیامت ہے۔

ف۲۲۳ اور دُنیا ہی میں گرفتار عذاب کیے جاتے۔

ف۲۲۴ یعنی آپ کی امت کے کفار قرآن کریم کی طرف سے۔

ف۲۲۵ جس نے ان کی عقلوں کو حیران کر دیا ہے۔

ف۲۲۶ تمام خلق تصدیق کرنے والے ہوں یا تکذیب کرنے والے روز قیامت۔

ف۲۲۷ اس پر کچھ مخفی نہیں اس میں نیکوں اور تصدیق کرنے والوں کے لیے تو بشارت ہے وہ نیکی کی جزا پائیں گے اور کافروں اور تکذیب کرنیوالوں کے لیے وعید ہے کہ وہ اپنے عمل کی سزا میں گرفتار ہوں گے۔

ف۲۲۸ اپنے ربّ کے حکم اور اس کے دین کی دعوت پر۔

ف۲۲۹ اور اس نے تمھارا دین قبول کیا ہے وہ دین و طاعت پر قائم رہے مسلم شریف کی حدیث میں ہے سفیان بن عبداللہ ثقفی نے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے دین میں ایک ایسی بات بتا دیجیے کہ پھر کسی سے دریافت کرنے کی حاجت نہ رہے فرمایا۔ اٰمَنْتُ باللہ کہہ اور قائم رہ۔

فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ۙ وَمَا لَكُم مِّن دُونِ اللَّهِ مِنْ أَوْلِيَاءَ ثُمَّ لَا تُنصَرُونَ ﴿۱۱۳﴾

چھوئے گی ف۲۳۰ اور اللہ کے سوا تمہارا کوئی حمایتی نہیں ف۲۳۱ پھر مدد نہ پاؤ گے

وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ ۚ إِنَّ الْحَسَنَاتِ

اور نماز قائم رکھو دن کے دونوں کناروں ف۲۳۲ اور کچھ رات کے حصّوں میں ف۲۳۳ بیشک نیکیاں

يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ۚ ذَٰلِكَ ذِكْرَىٰ لِلذَّاكِرِينَ ﴿۱۱۴﴾ وَاصْبِرْ فَإِنَّ اللَّهَ

برائیوں کو مٹا دیتی ہیں ف۲۳۴ یہ نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں کو اور صبر کرو کہ اللہ نیکوں

لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ ﴿۱۱۵﴾ فَلَوْلَا كَانَ مِنَ الْقُرُونِ مِن قَبْلِكُمْ

کا نیگ ضائع نہیں کرتا تو کیوں نہ ہوئے تم سے اگلی سنگتوں میں ف۲۳۵ ایسے

أُولُو بَقِيَّةٍ يَنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ فِي الْأَرْضِ إِلَّا قَلِيلًا مِّمَّنْ

جن میں بھلائی کا کچھ حصّہ لگا رہا ہوتا کہ زمین میں فساد سے روکتے ف۲۳۶ ہاں ان میں تھوڑے تھے وہی

أَنجَيْنَا مِنْهُمْ ۗ وَاتَّبَعَ الَّذِينَ ظَلَمُوا مَا أُتْرِفُوا فِيهِ وَكَانُوا

جن کو ہم نے نجات دی ف۲۳۷ اور ظالم اسی عیش کے پیچھے پڑے رہے جو انھیں دیا گیا ف۲۳۸ اور وہ گنہگار

مُجْرِمِينَ ﴿۱۱۶﴾ وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرَىٰ بِظُلْمٍ وَأَهْلُهَا

تھے اور تمہارا ربّ ایسا نہیں کہ بستیوں کو بے وجہ ہلاک کر دے اور ان کے لوگ

مُصْلِحُونَ ﴿۱۱۷﴾ وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ أُمَّةً وَاحِدَةً ۖ وَ

اچھے ہوں اور اگر تمہارا رب چاہتا تو سب آدمیوں کو ایک ہی امت کر دیتا ف۲۳۹ اور وہ

لَا يَزَالُونَ مُخْتَلِفِينَ ﴿۱۱۸﴾ إِلَّا مَن رَّحِمَ رَبُّكَ ۚ وَلِذَٰلِكَ خَلَقَهُمْ

ہمیشہ اختلاف میں رہیں گے ف۲۴۰ مگر جن پر تمہارے رب نے رحم کیا ف۲۴۱ اور لوگ اسی لیے بنائے

وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ

ہیں ف۲۴۲ اور تمہارے رب کی بات پوری ہو چکی کہ بیشک ضرور جہنم بھر دوں گا جنوں اور آدمیوں کو ملا کر

أَجْمَعِينَ ﴿۱۱۹﴾ وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنبَاءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ

اور سب کچھ ہم تمھیں رسولوں کی خبریں سناتے ہیں جس سے تمھارا دل ف۲۴۳

ف۲۳۰ کسی کی طرف جھکنا اس کے ساتھ میل و محبّت رکھنے کو کہتے ہیں ابو العالیہ نے کہا کہ معنی یہ ہیں کہ ظالموں کے عمال سے راضی نہ ہو سدی نے کہا ان کے ساتھ مداہنت نہ کرو۔ قتادہ نے کہا کہ مشرکین سے نہ ملو مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ خدا کے نافرمانوں کے ساتھ یعنی کافروں اور بے دینوں اور گمراہوں کے ساتھ میل جول رسم و راہ مودت و محبّت ان کی ہاں میں ہاں ملانا ان کی خوشامد میں رہنا ممنوع ہے۔

ف۲۳۱ کہ تمھیں اس کے عذاب سے بچا سکے یہ حال تو ان کا ہے جو ظالموں سے رسم و راہ میل و محبت رکھیں اور اسی سے ان کا حال قیاس کرنا چاہیئے جو خود ظالم ہیں۔

ف۲۳۲ دن کے دو کناروں سے صبح و شام مراد ہیں۔ زوال سے قبل کا وقت صبح میں اور بعد کا شام میں داخل ہے صبح کی نماز فجر اور شام کی نماز ظہر و عصر ہیں۔

ف۲۳۳ اور رات کے حصّوں کی نمازیں مغرب و عشا ہیں

ف۲۳۴ نیکیوں سے مراد یا یہی پنجگانہ نمازیں ہیں جو آیت میں ذکر ہوئیں یا مطلق طاعتیں یا سُبحانَ اللّٰہِ وَالحمدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اکبر پڑھنا مسئلہ آیت سے معلوم ہوا کہ نیکیاں صغیرہ گناہوں کے لیے کفّارہ ہوتی ہیں خواہ وہ نیکیاں نماز ہوں یا صدقہ یا ذکر و استغفار یا اور کچھ مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ پانچوں نمازیں اور جمعہ دوسرے جمعہ تک اور ایک روایت میں ہے کہ رمضان دوسرے رمضان تک یہ سب کفّارہ ہیں ان گناہوں کے لیے جو ان کے درمیان واقع ہوں جبکہ آدمی کبیرہ گناہوں سے بچے **شانِ نزول** ایک شخص نے کسی عورت کو دیکھا اور اس سے کوئی خفیف سی حرکت بے حجابی کی سرزد ہوئی اس پر وہ نادم ہوا اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنا حال عرض کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی اس شخص نے عرض کیا کہ صغیرہ گناہوں کے لیے نیکیوں کا کفارہ ہونا کیا خاص میرے لیے ہے فرمایا نہیں سب کے لیے۔

ف۲۳۵ یعنی پہلی امتوں میں جو ہلاک کی گئیں

ف۲۳۶ معنی یہ ہیں کہ ان امتوں میں ایسے اہلِ خیر نہیں ہوئے جو لوگوں کو زمین میں فساد کرنے سے روکتے اور گناہوں سے منع کرتے اسی لیے ہم نے انھیں ہلاک کر دیا۔

ف۲۳۷ وہ انبیاء پر ایمان لائے ان کے احکام پر فرمانبردار رہے اور لوگوں کو فساد سے روکتے رہے ف۲۳۸ اور تنعم و تلذذ اور خواہشات و شہوات کے عادی ہو گئے اور کفر و معاصی میں ڈوبے رہنے ف۲۳۹ تو سب ایک دین پر ہوتے ف۲۴۰ کوئی کسی دین پر کوئی کسی پر ف۲۴۱ وہ دین حق پر متفق رہیں گے اور اس میں اختلاف نہ کریں گے ف۲۴۲ یعنی اختلاف والے اختلاف کے لیے اور رحمت والے اتفاق کے لیے ف۲۴۳ کیونکہ اس کو علم ہے کہ باطل کے اختیار کرنے والے بہت ہوں گے۔

ف۲۴۴ اور انبیاء کے حال اور اُن کی امتوں کے سلوک دیکھ کر آپ کو اپنی قوم کی ایذاء کا برداشت کرنا اور اس پر صبر فرمانا آسان ہو ف۲۴۵ اور انبیاء اور ان کی امتوں کے تذکرے واقع کے مطابق بیان ہوئے جو دوسری کتابوں اور دوسرے لوگوں کو حاصل نہیں یعنی جو واقعات بیان فرمائے گئے وہ حق بھی ہیں ف۲۴۶ بھی کہ گزری ہوئی امتوں کے حالات اور ان کے انجام سے عبرت حاصل کریں ف۲۴۷ عنقریب اس کا نتیجہ پالو گے ف۲۴۸ جس کا ہمیں ہمارے ربّ نے حکم دیا ف۲۴۹ تمہارے انجام کار کی ف۲۵۰ اس سے کچھ چھپ نہیں سکتا۔

بِهٖ فُؤَادَكَ وَجَآءَكَ فِيْ هٰذِهِ الْحَقُّ وَمَوْعِظَةٌ وَّذِكْرٰى

ٹھہرائیں ف۲۴۴ اور اس سورت میں تمہارے پاس حق آیا ف۲۴۵ اور مسلمانوں کو پند و نصیحت

لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۲۰﴾ وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ

ف۲۴۶ اور کافروں سے فرماؤ تم اپنی جگہ کام کیے جاؤ ف۲۴۷ ہم اپنا کام کرتے ہیں

اِنَّا عٰمِلُوْنَ ﴿۱۲۱﴾ وَانْتَظِرُوْا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ وَلِلّٰهِ غَيْبُ

ف۲۴۸ اور راہ دیکھو ہم بھی راہ دیکھتے ہیں ف۲۴۹ اور اللہ ہی کے لیے ہیں

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاِلَيْهِ يُرْجَعُ الْاَمْرُ كُلُّهٗ فَاعْبُدْهُ وَ

آسمانوں اور زمین کے غیب ف۲۵۰ اور اسی کی طرف سب کاموں کی رجوع ہے تو اس کی بندگی

تَوَكَّلْ عَلَيْهِ ۭ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۳﴾

کرو اور اس پر بھروسا رکھو اور تمہارا ربّ تمہارے کاموں سے غافل نہیں

سُوْرَةُ يُوْسُفَ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّ احدی عشرۃ آیۃ واثنا عشر رکوعا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۂ یوسف مکی ہے اس میں ایک سو گیارہ آیتیں اور بارہ رکوع ہیں
اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا ف۱

الٓرٰ ۣ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿۱﴾ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ

یہ روشن کتاب کی آیتیں ہیں ف۲ بے شک ہم نے اسے عربی قرآن اتارا کہ تم

تَعْقِلُوْنَ ﴿۲﴾ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَآ اَوْحَيْنَآ

سمجھو ہم تمہیں سب سے اچھا بیان سناتے ہیں ف۳ اس لیے کہ ہم نے تمہاری طرف اس

اِلَيْكَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ ۖ وَاِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغٰفِلِيْنَ ﴿۳﴾ اِذْ

قرآن کی وحی بھیجی اگرچہ بیشک اس سے پہلے تمہیں خبر نہ تھی یاد

قَالَ يُوْسُفُ لِاَبِيْهِ يٰۤاَبَتِ اِنِّيْ رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَّالشَّمْسَ

کرو جب یوسف نے اپنے باپ ف۴ سے کہا اے میرے باپ میں نے گیارہ تارے اور سورج

وَالْقَمَرَ رَاَيْتُهُمْ لِيْ سٰجِدِيْنَ ﴿۴﴾ قَالَ يٰبُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُءْيَاكَ

اور چاند دیکھے انھیں اپنے لیے سجدہ کرتے دیکھا ف۵ کہا اے میرے بچے اپنا خواب اپنے بھائیوں سے

ف۱ سورۂ یوسف مکیّہ ہے اس میں بارہ ۱۲ رکوع اور ایک سو گیارہ ۱۱۱ آیتیں اور ایک ہزار چھ سو ۱۶۰۰ کلمے اور سات ہزار ایک سو چھیاسٹھ ۷۱۶۶ حرف ہیں **شانِ نزول** علماء یہود نے اشرافِ عرب سے کہا تھا کہ سیّد عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کرو کہ اولاد حضرت یعقوب مُلک شام سے مصر میں کس طرح پہنچی اور ان کے وہاں جاکر آباد ہونے کا کیا سبب ہوا اور حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کا واقعہ کیا ہے اس پر یہ سورۂ مبارکہ نازل ہوئی۔

ف۲ جس کا اعجاز ظاہر اور من عند اللہ ہونا واضح اور معانی اہلِ علم کے نزدیک غیر مشتبہ ہیں اور اس میں حلال و حرام حدود و احکام صاف بیان فرمائے گئے ہیں اور ایک قول یہ ہے کہ اس میں متقدمین کے احوال روشن طور پر مذکور ہیں اور حق و باطل کو ممتاز کر دیا گیا ہے۔

ف۳ جو بہت سے عجائب و غرائب اور حکمتوں اور عبرتوں پر مشتمل ہے اور اس میں دین و دُنیا کے بہت فوائد اور سلاطین و رعایا اور علماء کے احوال اور عورتوں کے خصائص اور دشمنوں کی ایذاؤں پر صبر اور ان پر قابو پانے کے بعد ان سے تجاوز کرنے کا نفیس بیان ہے جس سے سننے والے میں نیک سیرتی اور پاکیزہ خصائل پیدا ہوتے ہیں صاحب بحر الحقائق نے کہا کہ اس بیان کا احسن ہونا اس سبب سے ہے کہ یہ قصّہ انسان کے احوال کے ساتھ کمال مشابہت رکھتا ہے اگر یوسف سے دل کو اور یعقوب سے رُوح کو اور راحیل سے نفس کو برادرانِ یوسف سے قویٰ و حواس کو تعبیر کیا جائے اور تمام قصّہ کو انسانوں کے حالات سے مطابقت دی جائے چنانچہ انھوں نے وہ مطابقت بیان بھی کی ہے جو یہاں بنظر اختصار درج نہیں کی جا سکتی۔

ف۴ حضرت یعقوب بن اسحٰق بن ابراہیم علیہ السلام۔

ف۵ حضرت یوسف علیہ السلام نے خواب دیکھا کہ آسمان سے گیارہ ستارے اُترے اور ان کے ساتھ سورج اور چاند بھی ہیں ان سب نے آپ کو سجدہ کیا یہ خواب شب جمعہ کو دیکھا یہ رات شب قدر تھی ستاروں کی تعبیر آپ کے گیارہ بھائی ہیں اور سُورج آپ کے والد اور چاند آپ کی والدہ یا خالہ آپ کی والدہ ماجدہ کا نام راحیل ہے سدی کا قول ہے کہ چونکہ راحیل کا انتقال ہو چکا تھا اس لیے قمر سے آپ کی خالہ مراد ہیں اور سجدہ کرنے سے تواضع کرنا اور مطیع ہونا مراد ہے اور ایک قول یہ ہے کہ حقیقۃً سجدہ ہی مراد ہے کیونکہ اس زمانہ میں سلام کی طرح سجدہ تحیت تھا حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عمر شریف اس وقت بارہ سال کی تھی اور سات اور سترہ کے قول بھی آئے ہیں حضرت یعقوب علیہ السلام کو حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بہت زیادہ محبت تھی اس لیے ان کے ساتھ ان کے بھائی حسد کرتے تھے اور حضرت یعقوب علیہ السلام اس پر مطلع تھے اس لیے جب حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ خواب دیکھا تو حضرت یعقوب علیہ السلام نے۔

ف۶ کیونکہ وہ اس کی تعبیر کو سمجھ لیں گے حضرت یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام جانتے تھے کہ اللہ تعالیٰ حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نبوّت کے لیے برگزیدہ فرمائے گا اور دارین کی نعمتیں اور شرف عنایت کریگا اس لیے آپکو بھائیوں کے حسد کا اندیشہ ہوا اور آپنے فرمایا ف۷ اور تمہاری ہلاکت کی کوئی تدبیر سوچیں گے ف۸ ان کو کید و حسد پر ابھارے گا اس میں ایما ہے کہ برادران یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام اگر حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے ایذار و ضرر پر اقدام کریں گے تو اسکا سبب وسوسہ شیطان ہوگا (خازن) بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہے چاہیے کہ اس کو محب سے بیان کیا جاوے اور برا خواب شیطان کی طرف سے ہے جب کوئی دیکھنے والا وہ خواب دیکھے تو چاہیئے کہ اپنی بائیں طرف تین مرتبہ تھتکارے اور یہ پڑھے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ومن شر ہذہ الرؤیا۔

عَلٰٓى اِخْوَتِكَ فَيَكِيْدُوْا لَكَ كَيْدًا ؕ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ

نہ کہنا ف۶ وہ تیرے ساتھ کوئی چال چلیں گے ف۷ بیشک شیطان آدمی کا کھلا دشمن ہے

مُّبِيْنٌ ﴿۵﴾ وَكَذٰلِكَ يَجْتَبِيْكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ

ف۸ اور اسی طرح تجھے تیرا رب چن لے گا ف۹ اور تجھے باتوں کا انجام نکالنا سکھائیگا ف۱۰

وَيُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَعَلٰٓى اٰلِ يَعْقُوْبَ كَمَآ اَتَمَّهَا عَلٰٓى اَبَوَيْكَ

اور تجھ پر اپنی نعمت پوری کرے گا اور یعقوب کے گھر والوں پر ف۱۱ جس طرح تیرے پہلے دونوں باپ

مِنْ قَبْلُ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۶﴾ ع لَقَدْ كَانَ

دادا ابراہیم اور اسحٰق پر پوری کی ف۱۲ بیشک تیرا رب علم و حکمت والا ہے بے شک یوسف

فِيْ يُوْسُفَ وَاِخْوَتِهٖٓ اٰيٰتٌ لِّلسَّآئِلِيْنَ ﴿۷﴾ اِذْ قَالُوْا لَيُوْسُفُ وَاَخُوْهُ

اور اس کے بھائیوں میں ف۱۳ پوچھنے والوں کے لیے نشانیاں ہیں ف۱۴ جب بولے ف۱۵ کہ ضرور یوسف اور اس

اَحَبُّ اِلٰٓى اَبِيْنَا مِنَّا وَنَحْنُ عُصْبَةٌ ؕ اِنَّ اَبَانَا لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۸﴾

کا بھائی ف۱۶ ہمارے باپ کو ہم سے زیادہ پیارے ہیں اور ہم ایک جماعت ہیں ف۱۷ بیشک ہمارے باپ صراحتًا ان کی محبت میں ڈوبے

اقْتُلُوْا يُوْسُفَ اَوِ اطْرَحُوْهُ اَرْضًا يَّخْلُ لَكُمْ وَجْهُ اَبِيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا

ہوئے ہیں ف۱۸ یوسف کو مار ڈالو یا کہیں زمین میں پھینک آؤ ف۱۹ کہ تمہارے باپ کا منہ صرف تمہاری ہی طرف رہے

مِنْۢ بَعْدِهٖ قَوْمًا صٰلِحِيْنَ ﴿۹﴾ قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ لَا تَقْتُلُوْا يُوْسُفَ

ف۲۰ اور اس کے بعد پھر نیک ہو جانا ف۲۱ ان میں ایک کہنے والا ف۲۲ بولا یوسف کو مارو نہیں ف۲۳

وَاَلْقُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ يَلْتَقِطْهُ بَعْضُ السَّيَّارَةِ اِنْ كُنْتُمْ

اور اسے اندھے کنوئیں میں ڈال دو کہ کوئی چلتا اسے آکر لے جائے ف۲۴ اگر تمہیں کرنا ہے

فٰعِلِيْنَ ﴿۱۰﴾ قَالُوْا يٰٓاَبَانَا مَا لَكَ لَا تَاْمَنَّا عَلٰى يُوْسُفَ وَاِنَّا لَهٗ

بولے اے ہمارے باپ آپ کو کیا ہوا کہ یوسف کے معاملہ میں ہمارا اعتبار نہیں کرتے اور ف۲۵

لَنٰصِحُوْنَ ﴿۱۱﴾ اَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا يَّرْتَعْ وَيَلْعَبْ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ﴿۱۲﴾

ہم تو اس کے خیر خواہ ہیں کل اسے ہمارے ساتھ بھیج دیجیے کہ میوے کھائے اور کھیلے ف۲۶ اور بیشک ہم اس کے نگہبان ہیں ف۲۷

ف۹ اجتباء یعنی اللہ تعالیٰ کا کسی بندے کو برگزیدہ کر لینا یعنی چن لینا اس کے معنی یہ ہیں کہ کسی بندے کو فیض ربّانی کے ساتھ مخصوص کرے جس سے اس کو طرح طرح کے کمالات و کرامات بے سعی و محنت حاصل ہوں یہ مرتبہ انبیاء کے ساتھ خاص ہے اور انکی بدولت ان کے مقربین صدیقین و شہداء و صالحین بھی اس نعمت سے سرفراز کیے جاتے ہیں۔

ف۱۰ علم و حکمت عطا کرے گا اور کتب سابقہ اور احادیث انبیاء کے غوامض کشف فرمائے گا اور مفسرین نے اس سے تعبیر خواب بھی مراد لی ہے۔ حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام تعبیر خواب کے بڑے ماہر تھے۔

ع ۱۱

ف۱۱ نبوّت عطا فرما کر جو اعلیٰ مناصب میں سے ہے اور خلق کے تمام منصب اس سے فروتر ہیں اور سلطنتیں دے کر دین و دنیا کی نعمتوں سے سرفراز کرکے۔

ف۱۲ کہ انھیں نبوّت عطا فرمائی بعض مفسرین نے فرمایا اس نعمت سے مراد یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نار نمرود سے خلاصی دی اور اپنا خلیل بنایا اور حضرت اسحٰق علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حضرت یعقوب اور اسباط عنایت کیے۔

ف۱۳ حضرت یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پہلی بی بی لیا بنت لیان آپ کے ماموں کی بیٹی ہیں اُن سے آپ کے چھ فرزند ہوئے روبیل شمعون لاوی یہودا زبولون یشجر اور چار بیٹے حرم سے ہوئے دان نفتالی جاد آشر ان کی مائیں زلفہ اور بلہہ لیا کے انتقال کے بعد حضرت یعقوب علیہ السلام نے ان کی بہن راحیل سے نکاح فرمایا ان سے دو فرزند ہوئے یوسف بنیامین یہ حضرت یعقوب علیہ السلام کے بارہ صاحبزادے ہیں انھیں کو اسباط کہتے ہیں۔

ف۱۴ پوچھنے والے سے یہود مراد ہیں جنھوں نے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے حضرت یوسف علیہ السلام کا حال اور اولاد حضرت یعقوب علیہ السلام کے خطہ کنعان سے سرزمین مصر کی طرف منتقل ہونے کا سبب دریافت کیا تھا جب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حالات بیان فرمائے اور یہود نے ان کو توریت کے مطابق پایا تو انھیں حیرت ہوئی کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتابیں پڑھنے اور علماء اور احبار کی مجلس میں بیٹھنے اور کسی سے کچھ سیکھنے کے بغیر اس قدر صحیح واقعات کیسے بیان فرمائے یہ دلیل ہے کہ آپ ضرور نبی ہیں اور قرآن پاک ضرور وحی الٰہی ہے اور اللہ تعالیٰ نے آپکو علم قدس سے مشرف فرمایا علاوہ بریں اس واقعہ میں بہت سی عبرتیں اور نصیحتیں اور حکمتیں ہیں ف۱۵ برادران حضرت یوسف ف۱۶ حقیقی بنیامین ف۱۷ قوی ہیں زیادہ کام آسکتے ہیں زیادہ فائدہ پہنچا سکتے ہیں حضرت یوسف علیہ السلام چھوٹے ہیں کیا کام کر سکتے ہیں ف۱۸ اور یہ بات ان کے خیال میں نہ آئی کہ حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کی والدہ کا ان کی صغر سنی میں انتقال ہوگیا اس لیے وہ مزید شفقت و محبت کے مورد ہوئے اور ان میں رشد و نجابت وہ نشانیاں پائی جاتی ہیں جو دوسرے بھائیوں میں نہیں ہیں یہ سبب ہے کہ حضرت یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ زیادہ محبت ہے یہ سب باتیں خیال میں نہ لا کر انھیں اپنے والد ماجد کا حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام سے زیادہ محبت فرمانا شاق گزرا اور انھوں نے باہم مل کر یہ مشورہ کیا کہ کوئی ایسی تدبیر سوچنی چاہیئے جس سے ہمارے والد صاحب کو ہماری طرف زیادہ التفات ہو بعض مفسرین نے کہا ہے کہ شیطان بھی اس مجلس مشورہ میں شریک ہوا اور اس نے

حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قتل کی رائے دی اور گفتگو نے مشورہ اس طرح ہوئی ف۱۹ آبادیوں سے دُور بس یہی صورتیں ہیں جن سے ف۲۰ اور انھیں فقط تمھاری ہی محبت ہو اور کی نہیں ف۲۱ اور توبہ کر لینا ف۲۲ یعنی بیہودا یا روبیل ف۲۳
کیونکہ قتل گناہِ عظیم ہے ف۲۴ یعنی کوئی مسافر وہاں گزرے اور کسی ملک کو انھیں لے جائے اس سے بھی غرض حاصل ہے کہ نہ وہ یہاں رہیں گے نہ والد صاحب کی نظرِ عنایت اس طرح ان پر ہوگی ف۲۵ اس میں اشارہ ہے کہ
چاہیئے تو یہ کہ کچھ بھی نہ کرو لیکن اگر تم نے ارادہ کر ہی لیا ہے تو بس اتنے ہی پر اکتفا کرو چنانچہ سب اس پر متفق ہو گئے اور اپنے والد سے ف۲۶ یعنی تفریح کے حلال مشاغل سے لطف اندوز ہوں مثل شکار اور تیر اندازی وغیرہ
کے ف۲۷ ان کی پوری نگہداشت رکھیں گے ف۲۸ کیونکہ ان کی ایک ساعت کی جدائی گوارا نہیں ہے ف۲۹ کیونکہ اُس سرزمین میں بھیڑیے اور درندے بہت ہیں ف۳۰ اور اپنی سیر و تفریح میں مشغول ہو جاؤ ف۳۱ لہٰذا انھیں

قَالَ اِنِّیْ لَیَحْزُنُنِیْۤ اَنْ تَذْهَبُوْا بِهٖ وَ اَخَافُ اَنْ یَّاْكُلَهُ الذِّئْبُ

بولا بیشک مجھے رنج دے گا کہ اُسے لے جاؤ ف۲۸ اور ڈرتا ہوں کہ اُسے بھیڑیا کھائے ف۲۹

وَ اَنْتُمْ عَنْهُ غٰفِلُوْنَ ﴿۱۳﴾ قَالُوْا لَىٕنْ اَكَلَهُ الذِّئْبُ وَ نَحْنُ عُصْبَةٌ

اور تم اس سے بے خبر رہو ف۳۰ بولے اگر اسے بھیڑیا کھا جائے اور ہم ایک جماعت ہیں

اِنَّاۤ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ﴿۱۴﴾ فَلَمَّا ذَهَبُوْا بِهٖ وَ اَجْمَعُوْۤا اَنْ یَّجْعَلُوْهُ فِیْ

جب تو ہم کسی مصرف کے نہیں ف۳۱ پھر جب اُسے لے گئے ف۳۲ اور سب کی رائے یہی ٹھہری کہ اسے اندھے

غَیٰبَتِ الْجُبِّ ۚ وَ اَوْحَیْنَاۤ اِلَیْهِ لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بِاَمْرِهِمْ هٰذَا وَ هُمْ لَا

کنوئیں میں ڈال دیں ف۳۳ اور ہم نے اسے وحی بھیجی ف۳۴ کہ ضرور تو انھیں ان کا یہ کام جتا دے گا ف۳۵ ایسے وقت

یَشْعُرُوْنَ ﴿۱۵﴾ وَ جَآءُوْۤ اَبَاهُمْ عِشَآءً یَّبْكُوْنَ ﴿۱۶﴾ؕ قَالُوْا یٰۤاَبَانَاۤ اِنَّا

کہ وہ نہ جانتے ہوں گے ف۳۶ اور رات ہوئے اپنے باپ کے پاس روتے ہوئے آئے ف۳۷ بولے اے ہمارے باپ ہم دوڑ کرتے

ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَ تَرَكْنَا یُوْسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا فَاَكَلَهُ الذِّئْبُ ۚ وَ

نکل گئے ف۳۸ اور یوسف کو اپنے اسباب کے پاس چھوڑا تو اُسے بھیڑیا کھا گیا اور

مَاۤ اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَ لَوْ كُنَّا صٰدِقِیْنَ ﴿۱۷﴾ الثلثۃ وَ جَآءُوْ عَلٰى قَمِیْصِهٖ

کسی طرح ہمارا یقین نہ کریں گے اگرچہ ہم سچے ہوں ف۳۹ اور اس کے کُرتے پر ایک جھوٹا

بِدَمٍ كَذِبٍ ؕ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ؕ فَصَبْرٌ جَمِیْلٌ ؕ

خون لگا لائے ف۴۰ کہا بلکہ تمھارے دلوں نے ایک بات تمھارے واسطے بنا لی ہے ف۴۱ تو صبر اچھا

وَ اللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ﴿۱۸﴾ وَ جَآءَتْ سَیَّارَةٌ فَاَرْسَلُوْا

اور اللہ ہی سے مدد چاہتا ہوں ان باتوں پر جو تم بتا رہے ہو ف۴۲ اور ایک قافلہ آیا ف۴۳ اور انھوں نے اپنا پانی لانے والا

وَارِدَهُمْ فَاَدْلٰى دَلْوَهٗ ؕ قَالَ یٰبُشْرٰى هٰذَا غُلٰمٌ ؕ وَ اَسَرُّوْهُ

بھیجا ف۴۴ تو اس نے اپنا ڈول ڈالا ف۴۵ بولا آہا کیسی خوشی کی بات ہے یہ تو ایک لڑکا ہے اور اُسے پونجی بنا کر

بِضَاعَةً ؕ وَ اللّٰهُ عَلِیْمٌۢ بِمَا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَ شَرَوْهُ بِثَمَنٍۭ بَخْسٍ

چھپا لیا ف۴۶ اور اللہ جانتا ہے جو وہ کرتے ہیں اور بھائیوں نے اُسے کھوٹے داموں گنتی

ہمارے ساتھ بھیج دیجئے تقدیرِ الٰہی یونہی تھی حضرت یعقوب علیہ السلام نے اجازت
دی اور وقتِ روانگی حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قمیص جو
حریرِ جنت کی تھی اور جس وقت کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کپڑے
اُتار کر آگ میں ڈالا گیا تھا حضرت جبریل علیہ السلام نے وہ قمیص آپ کو
پہنائی تھی وہ قمیص مبارک حضرت ابراہیم علیہ السلام سے حضرت اسحٰق علیہ
السلام کو اور اُن سے ان کے فرزند حضرت یعقوب علیہ السلام کو پہنچی تھی وہ
قمیص حضرت یعقوب علیہ السلام نے تعویذ بنا کر حضرت یوسف علیہ السلام
کے گلے میں ڈال دی ف۳۲ اس طرح کہ جب تک حضرت یعقوب علیہ السلام
انھیں دیکھتے رہے وہاں تک تو وہ حضرت یوسف علیہ السلام کو اپنے کندھوں
پر سوار کیئے ہوئے عزت و احترام کے ساتھ لے گئے جب دور
نکل گئے اور حضرت یعقوب علیہ السلام کی نظروں سے غائب ہو گئے تو
انھوں حضرت یوسف علیہ السلام کو زمین پر دے پٹکا اور دلوں میں جو عداوت
تھی وہ ظاہر ہوئی جس کی طرف جاتے تھے وہ مارتا تھا اور طعنے دیتا تھا۔
اور خواب جو کسی طرح انھوں نے سُن پایا تھا اس پر تشنیع کرتے تھے اور کہتے
تھے اپنے خواب کو بلا وہ اب تجھے ہمارے ہاتھوں سے چھڑائے جب
سختیاں حد کو پہنچیں تو حضرت یوسف علیہ السلام نے یہودا سے کہا
خدا سے ڈرو اور ان لوگوں کو ان زیادتیوں سے روک یہودا نے اپنے بھائیوں
سے کہا کہ تم نے مجھ سے کیا عہد کیا تھا یاد کرو قتل کی نہیں ٹھہری تھی تب
وہ ان حرکتوں سے باز آئے ف۳۳ چنانچہ انھوں نے ایسا کیا یہ کنواں
کنعان سے تین فرسنگ کے فاصلہ پر حوالی بیت المقدس یا سرزمین اردن میں
واقع تھا اوپر سے اس کا منہ تنگ تھا اور اندر سے فراخ حضرت یوسف
علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پاؤں باندھ کر قمیص اتار کر کنوئیں میں چھوڑا
جب وہ اس کی نصف گہرائی تک پہنچے تو رسّی چھوڑ دی تاکہ آپ پانی
میں گر کر ہلاک ہو جائیں حضرت جبریل امین بحکمِ الٰہی پہنچے اور انھوں نے
آپ کو ایک پتھر پر بٹھا دیا جو کنوئیں میں تھا اور آپ کے ہاتھ کھول دیئے
اور روانگی کے وقت حضرت یعقوب علیہ السلام نے حضرت ابراہیم علیہ
السلام کا قمیص جو تعویذ بنا کر آپ کے گلے میں ڈال دیا تھا وہ کھول کر آپ
کو پہنا دیا اس سے اندھیرے کنوئیں میں روشنی ہو گئی سبحان اللہ انبیاء
علیہم السلام کے مبارک اجسادِ شریفہ میں کیا برکت ہے کہ ایک قمیص
جو اس بابرکت بدن سے مس ہوا اس نے اندھیرے کنوئیں کو
روشن کر دیا مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ ملبوسات اور آثارِ مقبولانِ
حق سے برکت حاصل کرنا شرع میں ثابت اور انبیاء کی سُنت ہے ف۳۴ بواسطہ حضرت جبریل علیہ السلام کے یا بطریق الہام کہ آپ غمگین نہ ہوں ہم آپ کو عمیق چاہ سے بلند جاہ پر پہنچائیں گے اور
تمھارے بھائیوں کو حاجتمند بنا کر تمھارے پاس لائیں گے اور انھیں تمھارے زیرِ فرمان کریں گے اور ایسا ہوگا ف۳۵ جو انھوں نے اس وقت تمھارے ساتھ کیا ف۳۶ کہ تم یوسف ہو کیونکہ اس وقت آپ کی شان
ایسی رفیع ہو گی آپ اس مسندِ سلطنت و حکومت پر ہوں گے کہ وہ آپ کو نہ پہچانیں گے الحاصل برادرانِ یوسف علیہ السلام حضرت یوسف علیہ السلام کو کنوئیں میں ڈال کر واپس ہوئے اور حضرت
یوسف علیہ السلام کا قمیص جو اتار لیا تھا اس کو ایک بکری کے بچّہ کے خون میں رنگ کر ساتھ لے لیا ف۳۷ جب مکان کے قریب پہنچے اور انکے چیخنے کی آواز حضرت یعقوب علیہ السلام نے سُنی تو گھبرا کر باہر
تشریف لائے اور فرمایا اے میرے فرزند کیا تمھیں بکریوں میں کچھ نقصان ہوا انھوں نے کہا نہیں فرمایا پھر کیا مصیبت پہنچی اور یوسف کہاں ہیں ف۳۸ یعنی ہم آپس میں ایک دوسرے سے دوڑ کرتے
تھے کہ کون آگے نکلے اس دوڑ میں ہم دور نکل گئے ف۳۹ کیونکہ نہ ہمارے ساتھ کوئی گواہ ہے نہ کوئی ایسی دلیل و علامت ہے جس سے ہماری راست گوئی ثابت ہو ف۴۰ اور قمیص کو پھاڑنا بھول گئے حضرت

یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام وہ قمیص اپنے چہرہ مبارک پر رکھ کر بہت روئے اور فرمایا عجب طرح کا ہوشیار بھیڑیا تھا جو میرے بیٹے کو کھا تو گیا اور قمیص کو پھاڑا تک نہیں ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ وہ ایک بھیڑیا پکڑ لائے اور حضرت یعقوب علیہ السلام سے کہنے لگے کہ یہ بھیڑیا ہے جس نے حضرت یوسف علیہ السلام کو کھایا ہے آپ نے اس بھیڑیے سے دریافت فرمایا وہ بحکم الٰہی گویا ہو کر کہنے لگا حضور نہ میں نے آپ کے فرزند کو کھایا اور نہ انبیاء کے ساتھ کوئی بھیڑیا ایسا کر سکتا ہے حضرت نے اس بھیڑیے کو چھوڑ دیا اور بیٹوں سے ف۴۱ اور واقعہ اس کے خلاف ہے ف۴۲ حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام تین روز کنوئیں میں رہے اس کے بعد اللہ نے انھیں اس سے نجات عطا فرمائی ف۴۳ جو مدین سے مصر کی طرف جا رہا تھا اور وہ راستہ بہک کر اس جنگل میں آ پڑا جہاں آبادی سے بہت دُور ایک کنواں تھا اور اس کا پانی کھاری تھا مگر حضرت یوسف علیہ السلام کی برکت سے میٹھا ہو گیا جب وہ قافلہ والے اس کنوئیں کے قریب اُترے تو ف۴۴ جس کا نام مالک بن ذعر خزاعی تھا یہ شخص مدین کا رہنے والا تھا جب وہ کنوئیں پر پہنچا

دَرَاهِمَ مَعۡدُوۡدَةٍ ۚ وَكَانُوۡا فِيۡهِ مِنَ الزّٰهِدِيۡنَ ﴿۲۰﴾ وَقَالَ الَّذِى

کے ریوں پر بیچ ڈالا ف۴۷ اور انھیں اس پر کچھ رغبت نہ تھی ف۴۸ اور مصر کے جس شخص نے

اشۡتَرٰٮهُ مِنۡ مِّصۡرَ لِامۡرَاَتِهٖۤ اَكۡرِمِىۡ مَثۡوٰٮهُ عَسٰٓى اَنۡ يَّـنۡفَعَنَاۤ اَوۡ

اُسے خریدا وہ اپنی عورت سے بولا ف۴۹ انھیں عزت سے رکھو ف۵۰ شاید ان سے ہمیں نفع پہنچے ف۵۱

نَـتَّخِذَهٗ وَلَدًا ؕ وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوۡسُفَ فِى الۡاَرۡضِ وَلِنُعَلِّمَهٗ

یا ان کو ہم بیٹا بنالیں ف۵۲ اور اسی طرح ہم نے یوسف کو اس زمین میں جماؤ دیا اور اس لیے کہ اُسے

مِنۡ تَاۡوِيۡلِ الۡاَحَادِيۡثِ ؕ وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰٓى اَمۡرِهٖ وَلٰـكِنَّ اَكۡثَرَ

باتوں کا انجام سکھائیں ف۵۳ اور اللہ اپنے کام پر غالب ہے مگر اکثر آدمی نہیں

النَّاسِ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۲۱﴾ وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗۤ اٰتَيۡنٰهُ حُكۡمًا وَّعِلۡمًا ؕ وَكَذٰلِكَ

جانتے اور جب اپنی پوری قوت کو پہنچا ف۵۴ ہم نے اُسے حکم اور علم عطا فرمایا ف۵۵ اور ہم ایسا

نَجۡزِى الۡمُحۡسِنِيۡنَ ﴿۲۲﴾ وَرَاوَدَتۡهُ الَّتِىۡ هُوَ فِىۡ بَيۡتِهَا عَنۡ نَّـفۡسِهٖ

ہی صلہ دیتے ہیں نیکوں کو اور وہ جس عورت ف۵۶ کے گھر میں تھا اس نے اُسے لبھایا کہ اپنا آپا نہ روکے

وَغَلَّقَتِ الۡاَبۡوَابَ وَقَالَتۡ هَيۡتَ لَكَ ؕ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهٗ رَبِّىۡۤ

ف۵۷ اور دروازے سب بند کر دیئے ف۵۸ اور بولی آؤ تمھیں سے کہتی ہوں ف۵۹ کہا اللہ کی پناہ ف۶۰ وہ عزیز تو

اَحۡسَنَ مَثۡوَاىَ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفۡلِحُ الظّٰلِمُوۡنَ ﴿۲۳﴾ وَلَقَدۡ هَمَّتۡ بِهٖ ۚ وَهَمَّ

میرا رب یعنی پرورش کرنیوالا ہے اس نے مجھے اچھی طرح رکھا ف۶۱ بیشک ظالموں کا بھلا نہیں ہوتا اور بیشک عورت نے اس کا

بِهَا لَوۡلَاۤ اَنۡ رَّاٰ بُرۡهَانَ رَبِّهٖ ؕ كَذٰلِكَ لِنَصۡرِفَ عَنۡهُ السُّوۡۤءَ وَالۡفَحۡشَآءَ ؕ

ارادہ کیا اور وہ بھی عورت کا ارادہ کرتا اگر اپنے رب کی دلیل نہ دیکھ لیتا ف۶۲ ہم نے یونہی کیا کہ اس سے بُرائی اور بےحیائی کو

اِنَّهٗ مِنۡ عِبَادِنَا الۡمُخۡلَصِيۡنَ ﴿۲۴﴾ وَاسۡتَبَقَا الۡبَابَ وَقَدَّتۡ

پھیر دیں ف۶۳ بیشک وہ ہمارے چنے ہوئے بندوں میں سے ہے ف۶۴ اور دونوں دروازے کی طرف دوڑے ف۶۵ اور عورت نے

قَمِيۡصَهٗ مِنۡ دُبُرٍ وَّاَلۡفَيَا سَيِّدَهَا لَدَا الۡبَابِ ؕ قَالَتۡ مَا جَزَآءُ

اس کا کُرتا پیچھے سے چیر لیا اور دونوں کو عورت کا میاں ف۶۶ دروازے کے پاس ملا ف۶۷ بولی کیا سزا ہے اس کی

ف۴۵ حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وہ ڈول پکڑ لیا اور اس میں لٹک گئے مالک نے ڈول کھینچا آپ باہر تشریف لائے اس نے آپ کا حسن عالم افروز دیکھا تو نہایت خوشی میں آکر اپنے یاروں کو مژدہ دیا۔

ف۴۶ حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی جو اس جنگل میں اپنی بکریاں چراتے تھے وہ دیکھ بھال رکھتے تھے آج جو انھوں نے یوسف علیہ السلام کو کنوئیں میں نہ دیکھا تو انھیں تلاش ہوئی اور قافلہ میں پہنچے وہاں انھوں نے مالک بن ذعر کے پاس حضرت یوسف علیہ السلام کو دیکھا تو وہ اس سے کہنے لگے کہ یہ غلام ہے ہمارے پاس سے بھاگ آیا ہے کسی کام کا نہیں ہے نافرمان ہے اگر خریدو تو ہم اسے سستا بیچ دیں گے پھر اسے کہیں اتنی دُور لے جانا کہ اس کی خبر بھی ہمارے سننے میں نہ آئے حضرت یوسف علیہ السلام ان کے خوف سے خاموش کھڑے رہے اور آپ نے کچھ نہ فرمایا۔

ف۴۷ جن کی تعداد بقول قتادہ بیس درہم تھی ف۴۸ پھر مالک بن ذعر اور اس کے ساتھی حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مصر میں لائے اور اس زمانہ میں مصر کا بادشاہ ریان بن ولید بن نزدان عملیقی تھا اور اس نے اپنی عنان سلطنت قطفیر مصری کے ہاتھ میں دے رکھی تھی تمام خزائن اسی کے تحت تصرف تھے اس کو عزیز مصر کہتے تھے اور وہ بادشاہ کا وزیر اعظم تھا جب حضرت یوسف علیہ السلام مصر کے بازار میں بیچنے کے لیے لائے گئے تو ہر شخص کے دل میں آپ کی طلب پیدا ہوئی اور خریداروں نے قیمت بڑھانا شروع کی تا آنکہ آپ کے وزن کے برابر سونا اتنی ہی چاندی اتنا ہی مشک اتنا ہی حریر قیمت مقرر ہوئی اور آپ کا وزن چار سو رطل تھا اور عمر شریف اس وقت تیرہ یا سترہ سال کی تھی عزیز مصر نے اس قیمت پر آپ کو خرید لیا اور اپنے گھر لے آیا دوسرے خریدار اس کے مقابلہ میں خاموش ہو گئے ف۴۹ جس کا نام زلیخا تھا۔

ف۵۰ قیام گاہ نفیس ہو لباس و خوراک اعلیٰ قسم کی ہو ف۵۱ اور وہ ہمارے کاموں میں اپنے تدبر و دانائی سے ہمارے لیے نافع اور بہتر مددگار ہوں اور امور سلطنت و ملک داری کے سرانجام میں ہمارے کام آئیں کیونکہ رشد کے آثار ان کے چہرے سے نمودار ہیں۔

ف۵۲ یہ قطفیر نے اس لیے کہا کہ اس کے کوئی اولاد نہ تھی ف۵۳ یعنی خوابوں کی تعبیر ف۵۴ شباب اپنی نہایت پر آیا اور عمر شریف بقول ضحاک بیس سال کی اور بقول سدی تیس کی اور بقول کلبی اٹھارہ اور تیس کے درمیان ہوئی ف۵۵ یعنی علم با عمل اور فقاہت فی الدین عنایت کی بعض علماء نے کہا کہ حکم سے قول صواب اور علم سے تعبیر خواب مراد ہے بعض نے فرمایا علم حقائق اشیاء کا جاننا اور حکمت علم کے مطابق عمل کرنا ہے ف۵۶ یعنی زلیخا ف۵۷ اور اس کے ساتھ مشغول ہو کر اس کی ناجائز خواہش کو پورا کرے زلیخا کے مکان میں یکے بعد دیگرے سات دروازے تھے اُس نے حضرت یوسف علیہ السلام پر تو یہ خواہش پیش کی ف۵۸ مقفل کر ڈالے ف۵۹ حضرت یوسف علیہ السلام نے ف۶۰ وہ مجھے اس قباحت سے بچائے جس کی تو طلبگار ہے مدعا یہ تھا کہ یہ فعل حرام ہے میں اس کے پاس جانے والا نہیں ف۶۱ اس کا بدلہ یہ نہیں کہ میں اس کے اہل میں خیانت کروں جو ایسا کرے وہ ظالم ہے ف۶۲ مگر حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے رب کی برہان دیکھی اور اس ارادہ فاسدہ سے محفوظ رہے وہ برہان عصمت نبوت ہے اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے نفوس طاہرہ کو اخلاق ذمیمہ و افعال رذیلہ سے پاک پیدا کیا ہے اور اخلاق شریفہ طاہرہ مقدسہ پر ان کی خلقت فرمائی ہے اس لیے وہ ہر ناکردنی فعل

مَنْ اَرَادَ بِاَهْلِكَ سُوْٓءًا اِلَّآ اَنْ يُّسْجَنَ اَوْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۲۵﴾ قَالَ

جس نے تیری گھر والی سے بدی چاہی ف۶۸ مگر یہ قید کیا جائے یا دُکھ کی مار ف۶۹ کہا اُس

هِيَ رَاوَدَتْنِيْ عَنْ نَّفْسِيْ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ اَهْلِهَا ۚ اِنْ كَانَ

نے مجھ کو لبھایا کہ میں اپنی حفاظت نہ کروں ف۷۰ اور عورت کے گھر والوں میں سے ایک گواہ نے ف۷۱ گواہی دی اگر ان کا

قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَهُوَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۲۶﴾ وَاِنْ

کُرتا آگے سے چرا ہے تو عورت سچی ہے اور انھوں نے غلط کہا ف۷۲ اور اگر ان

كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ فَكَذَبَتْ وَهُوَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۲۷﴾

کا کُرتا پیچھے سے چاک ہُوا تو عورت جھوٹی ہے اور یہ سچے ف۷۳

فَلَمَّا رَاٰ قَمِيْصَهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ قَالَ اِنَّهٗ مِنْ كَيْدِكُنَّ ۭ اِنَّ كَيْدَكُنَّ

پھر جب عزیز نے اس کا کُرتا پیچھے سے چرا دیکھا ف۷۴ بولا بیشک یہ تم عورتوں کا چرتر ہے بیشک تمہارا

عَظِيْمٌ ﴿۲۸﴾ يُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ٚ وَاسْتَغْفِرِيْ لِذَنْۢبِكِ ښ

چرتر بڑا ہے ف۷۵ اے یوسف تم اس کا خیال نہ کرو ف۷۶ اور اے عورت تو اپنے گناہ کی معافی مانگ ف۷۷

اِنَّكِ كُنْتِ مِنَ الْخٰطِـِٕيْنَ ﴿۲۹﴾ وَقَالَ نِسْوَةٌ فِي الْمَدِيْنَةِ امْرَاَتُ

بے شک تو خطا واروں میں ہے ف۷۸ اور شہر میں کچھ عورتیں بولیں ف۷۹ کہ عزیز کی بی بی اپنے

الْعَزِيْزِ تُرَاوِدُ فَتٰىهَا عَنْ نَّفْسِهٖ ۚ قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا ۭ اِنَّا لَنَرٰىهَا فِيْ

نوجوان کا دل لبھاتی ہے بیشک ان کی محبّت اس کے دل میں پیر گئی ہے ہم تو اسے صریح خود

ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۰﴾ فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ اَرْسَلَتْ اِلَيْهِنَّ وَ

رفتہ پاتے ہیں ف۸۰ تو جب زلیخا نے ان کا چرچا سُنا تو ان عورتوں کو بُلا بھیجا ف۸۱ اور

اَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَاً وَّاٰتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سِكِّيْنًا وَّقَالَتِ

ان کے لیے مسندیں تیار کیں ف۸۲ اور ان میں ہر ایک کو ایک چھُری دی ف۸۳ اور یوسف ف۸۴ سے کہا

اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ ۚ فَلَمَّا رَاَيْنَهٗٓ اَكْبَرْنَهٗ وَقَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ وَقُلْنَ

ان پر نکل آؤ ف۸۵ جب عورتوں نے یوسف کو دیکھا اس کی بڑائی بولنے لگیں ف۸۶ اور اپنے ہاتھ کاٹ لیے ف۸۷ اور بولیں

سے باز رہتے ہیں ایک روایت یہ بھی ہے کہ جس وقت زلیخا آپ کے درپے ہوئی اس وقت آپ نے اپنے والد ماجد حضرت یعقوب علیہ السلام کو دیکھا کہ انگشت مبارک دندانِ اقدس کے نیچے دبا کر اجتناب کا اشارہ فرماتے ہیں ف۶۳ اور خیانت و زنا سے محفوظ رکھیں ف۶۴ جنھیں ہم نے برگزیدہ کیا ہے اور جو ہماری طاعت میں اخلاص رکھتے ہیں الحاصل جب زلیخا آپ کے درپے ہوئی تو حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسّلام بھاگے اور زلیخا ان کے پیچھے انھیں پکڑنے بھاگی حضرت جس جس دروازے پر پہنچتے جاتے تھے اس کا قفل کھُل کر گرتا چلا جاتا تھا ف۶۵ آخر کار زلیخا حضرت تک پہنچی اور اس نے آپ کا کُرتہ پیچھے سے پکڑ کر آپ کو کھینچا کہ آپ نکلنے نہ پائیں مگر آپ غالب آئے ف۶۶ یعنی عزیزِ مصر ف۶۷ فوراً ہی زلیخا نے اپنی براءت ظاہر کرنے اور حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسّلام کو اپنے مکر سے خائف کرنے کے لیے حیلہ تراشا اور شوہر سے ف۶۸ اتنا کہہ کر اسے اندیشہ ہُوا کہ کہیں عزیز طیش میں آکر حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے قتل کے درپے نہ ہو جائے اور یہ زلیخا کی شدّتِ محبت کب گوارا کر سکتی تھی اس لیے اس نے یہ کہا ف۶۹ یعنی اس کو کوڑے لگائے جائیں جب حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے دیکھا کہ زلیخا الٹا آپ پر الزام لگاتی ہے اور آپ کے لیے قید و سزا کی صورت پیدا کرتی ہے تو آپ نے اپنی براءت کا اظہار اور حقیقتِ حال کا بیان ضروری سمجھا اور ف۷۰ یعنی یہ مجھ سے فعلِ قبیح کی طلبگار ہوئی میں نے اس سے انکار کیا اور میں بھاگا عزیز نے کہا یہ بات کس طرح باور کی جائے حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے فرمایا کہ گھر میں ایک چار مہینے کا بچّہ پالنے میں تھا جو زلیخا کے ماموں کا لڑکا ہے اس سے دریافت کرنا چاہیئے، عزیز نے کہا کہ چار مہینے کا بچّہ کیا جانے اور کیسے بولے حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس کو گویائی دینے اور اس سے میری بے گناہی کی شہادت ادا کرا دینے پر قادر ہے عزیز نے اس بچّہ سے دریافت کیا قدرتِ الٰہی سے وہ بچّہ گویا ہُوا اور اس نے حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی تصدیق کی اور زلیخا کے قول کو باطل بتایا چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ف۷۱ یعنی اس بچّے نے ف۷۲ کیونکہ یہ صورت بتاتی ہے کہ حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسّلام آگے بڑھے اور زلیخا نے ان کو دفع کیا تو کرتا آگے سے پھٹا ف۷۳ اس لیے کہ یہ حال صاف بتاتا ہے کہ حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسّلام اس سے بھاگتے تھے اور زلیخا پیچھے سے پکڑتی تھی اس لیے کرتا پیچھے سے پھٹا ف۷۴ اور جان لیا کہ حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسّلام سچے ہیں اور زلیخا جھوٹی ہے۔ ف۷۵ پھر حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی طرف متوجہ ہو کر عزیز نے اس طرح معذرت کی ف۷۶ اور اس پر مغموم نہ ہو بیشک تم پاک ہو اور اس کلام سے یہ بھی مطلب تھا کہ اس کا کسی سے ذکر نہ کرو تاکہ چرچا نہ ہو اور شہرہ عام نہ ہو جائے فائدہ اس کے علاوہ بھی حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی براءت کی بہت سی علامتیں موجود تھیں ایک تو یہ کہ کوئی شریف طبیعت انسان اپنے محسن کے ساتھ اس طرح کی خیانت روا نہیں رکھتا حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسّلام بایں کرامتِ اخلاق کس طرح ایسا کر سکتے تھے دوم یہ کہ دیکھنے والوں نے آپ کو بھاگتے آتے دیکھا اور طالب کی یہ شان نہیں ہوتی وہ درپے ہوتا ہے بھاگتا نہیں بھاگتا وہی ہے جو کسی بات پر مجبور کیا جائے اور وہ اسے گوارا نہ کرے سوم یہ کہ عورت نے انتہا درجہ کا سنگھار کیا تھا اور وہ غیر معمولی زیب و زینت کی حالت میں تھی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ رغبت و اہتمام محض اس کی طرف سے تھا چہارم حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کا تقوٰی و طہارت جو ایک دراز مدت تک دیکھا جا چکا تھا اس سے آپ کی طرف ایسے امرِ قبیح کی نسبت کسی طرح قابلِ اعتبار نہیں ہو سکتی تھی پھر عزیز مصر زلیخا کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگا ف۷۷ کہ تو نے بیگناہ پر تہمت لگائی ف۷۸ عزیزِ مصر نے اگرچہ اس قصّہ کو بہت دبایا لیکن یہ خبر چھپ نہ سکی اور اس کا چرچا اور شہرہ ہو ہی گیا ف۷۹ یعنی شرفاءِ مصر کی عورتیں ف۸۰ کہ اس آشفتگی میں اس کو اپنے ننگ و ناموس اور پردے و عفت کا لحاظ بھی نہ رہا ف۸۱ یعنی جب اس نے سنا کہ اشرافِ مصر کی عورتیں اس کو حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ کی محبت پر ملامت کرتی ہیں تو اس نے چاہا کہ وہ اپنا عذر انھیں ظاہر کر دے اس لیے اس نے ان کی دعوت کی اور اشرافِ مصر کی چالیس عورتوں کو مدعو کر دیا ان میں وہ سب بھی تھیں جنھوں نے اس پر ملامت کی تھی زلیخا نے ان عورتوں کو بہت عزت و احترام کے ساتھ مہمان بنایا ف۸۲ نہایت پرتکلف جن پر وہ بہت عزت و آرام سے تکیے لگا کر بیٹھیں اور دسترخوان بچھائے گئے اور قسم قسم کے کھانے اور میوے چنے گئے ف۸۳ تاکہ کھانے

کے لیے اسے گوشت کاٹیں اور میوے تراشیں ف۸۴ کو عمدہ لباس پہنا کر ان ف۸۵ پہلے تو آپ نے اس سے انکار کیا لیکن جب اصرار و تاکید زیادہ ہوئی تو اس کی مخالفت کے اندیشہ سے آپ کو آنا ہی پڑا ف۸۶ کیونکہ انھوں نے اس جمال عالم افروز کے ساتھ نبوت و رسالت کے انوار اور تواضع و انکسار کے آثار اور شاہانہ ہیبت و اقتدار اور لذائذ اطعمہ اور صور جمیلہ کی طرف سے بے نیازی کی شان دیکھی تعجب میں آگئیں اور آپ کی عظمت و ہیبت دلوں میں بھر گئی اور حسن و جمال نے ایسا وارفتہ کیا کہ ان عورتوں کو خود فراموشی ہو گئی ف۸۷ بجائے لیموں کے اور دل حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ایسے مشغول ہوئے کہ ہاتھ کاٹنے کی تکلیف کا اصلا احساس نہ ہوا ف۸۸ کہ ایسا حسن و جمال بشر میں دیکھا ہی نہیں گیا اور اس کے ساتھ نفس کی یہ طہارت کہ مصر کی عالی خاندان جمیلہ مخدرات طرح طرح کے نفیس لباسوں اور زیوروں سے آراستہ پیراستہ سامنے موجود ہیں اور آپ کسی کی طرف نظر نہیں فرماتے اور قطعًا التفات نہیں کرتے ف۸۹ اب تم نے دیکھ لیا اور تمھیں معلوم ہو گیا کہ میری شیفتگی کچھ قابل تعجب اور جائے ملامت نہیں ف۹۰ اور کسی طرح میری طرف مائل نہ ہوئے اس پر مصری عورتوں نے حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کہا کہ آپ زلیخا کا کہنا مان لیجیے زلیخا بولی۔

حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا ؕ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ ﴿۳۱﴾ قَالَتْ فَذٰلِكُنَّ

اللہ کو پاکی ہے یہ تو جنس بشر سے نہیں ف۸۸ یہ تو نہیں مگر کوئی معزز فرشتہ (زلیخا) نے کہا تو یہ ہیں وہ

الَّذِىْ لُمْتُنَّنِىْ فِيْهِ ؕ وَلَقَدْ رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ فَاسْتَعْصَمَ ؕ وَ

جن پر تم مجھے طعنہ دیتی تھیں ف۸۹ اور بیشک میں نے ان کا جی لبھانا چاہا تو انھوں نے اپنے آپ کو بچایا

لَئِنْ لَّمْ يَفْعَلْ مَاۤ اٰمُرُهٗ لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُوْنًا مِّنَ الصّٰغِرِيْنَ ﴿۳۲﴾

ف۹۰ اور بیشک اگر وہ یہ کام نہ کریں گے جو میں ان سے کہتی ہوں تو ضرور قید میں پڑیں گے اور وہ ضرور ذلت

قَالَ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَىَّ مِمَّا يَدْعُوْنَنِىْۤ اِلَيْهِ ۚ وَاِلَّا تَصْرِفْ

اٹھائیں گے ف۹۱ یوسف نے عرض کی اے میرے رب مجھے قید خانہ زیادہ پسند ہے اس کام سے جس کی طرف یہ مجھے بلاتی

عَنِّىْ كَيْدَهُنَّ اَصْبُ اِلَيْهِنَّ وَاَكُنْ مِّنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۳۳﴾ فَاسْتَجَابَ

ہیں اور اگر تو مجھ سے ان کا مکر نہ پھیرے گا ف۹۲ تو میں ان کی طرف مائل ہونگا اور نادان بنوں گا تو اس کے رب نے

لَهٗ رَبُّهٗ فَصَرَفَ عَنْهُ كَيْدَهُنَّ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۳۴﴾ ثُمَّ بَدَا

اس کی سن لی اور اس سے عورتوں کا مکر پھیر دیا بیشک وہی سنتا جانتا ہے ف۹۳ پھر سب کچھ نشانیاں

لَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا رَاَوُا الْاٰيٰتِ لَيَسْجُنُنَّهٗ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۳۵﴾ وَدَخَلَ

دیکھ دکھا کر پچھلی مت انھیں یہی آئی کہ ضرور ایک مدت تک اسے قید خانہ میں ڈالیں ف۹۴ اور اس کے ساتھ

مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيٰنِ ؕ قَالَ اَحَدُهُمَاۤ اِنِّىْۤ اَرٰىنِىْۤ اَعْصِرُ خَمْرًا ۚ وَ

قید خانہ میں دو جوان داخل ہوئے ف۹۵ ان میں ایک ف۹۶ بولا میں نے خواب دیکھا کہ ف۹۷ شراب نچوڑتا ہوں اور

قَالَ الْاٰخَرُ اِنِّىْۤ اَرٰىنِىْۤ اَحْمِلُ فَوْقَ رَاْسِىْ خُبْزًا تَاْكُلُ الطَّيْرُ

دوسرا بولا ف۹۸ میں نے خواب دیکھا کہ میرے سر پر کچھ روٹیاں ہیں جن میں سے پرند کھاتے ہیں

مِنْهُ ؕ نَبِّئْنَا بِتَاْوِيْلِهٖ ۚ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۳۶﴾ قَالَ لَا يَاْتِيْكُمَا

ہمیں اس کی تعبیر بتائیے بیشک ہم آپ کو نیکو کار دیکھتے ہیں ف۹۹ یوسف نے کہا جو کھانا

طَعَامٌ تُرْزَقٰنِهٖۤ اِلَّا نَبَّاْتُكُمَا بِتَاْوِيْلِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّاْتِيَكُمَا ؕ ذٰلِكُمَا

تمھیں ملا کرتا ہے وہ تمھارے پاس نہ آنے پائے گا کہ میں اس کی تعبیر اس کے آنے سے پہلے تمھیں بتا دوں گا ف۱۰۰

ف۹۱ اور چوروں اور قاتلوں اور نافرمانوں کے ساتھ جیل میں رہیں گے کیونکہ انھوں نے میرا دل لیا اور میری نافرمانی کی اور فراق کی تلوار سے میرا خون بہایا تو یوسف علیہ السلام کو بھی خوشگوار کھانا پینا اور آرام کی نیند سونا میسر نہ ہوگا جیسا میں جدائی کی تکلیفوں میں مصیبتیں جھیلتی اور صدموں میں پریشانی کے ساتھ وقت کاٹتی ہوں یہ بھی تو کچھ تکلیف اٹھائیں میرے ساتھ حریر میں شاہانہ سریر پر عیش گوارا نہیں ہے تو قید خانہ کے چبھنے والے بوریے پر ننگے جسم کو دکھانا گوارا کریں حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ سن کر مجلس سے اٹھ گئے اور مصری عورتیں ملامت کرنے کے بہانہ سے باہر آئیں اور ایک ایک نے آپ سے اپنی تمناؤں اور مرادوں کا اظہار کیا۔ آپ کو ان کی گفتگو بہت ناگوار ہوئی تو بارگاہ الٰہی میں (خازن و مدارک وحسینی)

ع۱۴ ۴

ف۹۲ اور اپنی عصمت کی پناہ میں نہ لے گا۔

ف۹۳ جب حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام سے امید پوری ہونے کی کوئی شکل نہ دیکھی تو مصری عورتوں نے زلیخا سے کہا کہ اب مناسب یہ معلوم ہوتا ہے کہ اب دو تین روز حضرت یوسف علیہ السلام کو قید خانہ میں رکھا جائے تاکہ وہاں کی محنت و مشقت دیکھ کر انھیں نعمت و راحت کی قدر ہو اور تیری درخواست قبول کریں زلیخا نے اس رائے کو مانا اور عزیز مصر سے کہا کہ میں اس عبری غلام کی وجہ سے بدنام ہو گئی ہوں اور میری طبیعت اس سے نفرت کرنے لگی ہے مناسب یہ ہے کہ ان کو قید کیا جائے تاکہ لوگ سمجھ لیں کہ وہ خطا وار ہیں اور میں ملامت سے بری ہوں یہ بات عزیز کے خیال میں آگئی۔

ف۹۴ چنانچہ انہوں نے ایسا کیا اور آپ کو قید خانہ میں بھیج دیا۔

ف۹۵ ان میں سے ایک تو مصر کے شاہ اعظم ولید بن نزوان عملیقی کا مہتمم مطبخ تھا اور دوسرا اس کا ساقی ان دونوں پر یہ الزام تھا کہ انھوں نے بادشاہ کو زہر دینا چاہا، اس جرم میں وہ قید کیے گئے اور حضرت یوسف علیہ السلام جب قید خانہ میں داخل ہوئے تو آپ نے اپنے علم کا اظہار شروع کر دیا اور فرمایا کہ میں خوابوں کی تعبیر کا علم رکھتا ہوں ف۹۶ جو بادشاہ کا ساقی تھا ف۹۷ میں ایک باغ میں ہوں وہاں ایک انگور کے درخت میں تین خوشے رسیدہ لگے ہوئے ہیں بادشاہ کا کاسہ میرے ہاتھ میں ہے۔ میں ان خوشوں سے ف۹۸ یعنی مہتمم مطبخ ف۹۹ کہ آپ دن میں روزہ دار رہتے ہیں رات تمام نمازیں گزارتے ہیں۔ جب کوئی جیل میں بیمار ہوتا ہے اس کی عیادت کرتے ہیں اس کی خبرگیری رکھتے ہیں جب کسی پر تنگی ہوتی ہے اس کے لیے کشائش کی راہ نکالتے ہیں حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کے تعبیر دینے سے پہلے اپنے معجزے کا اظہار اور توحید کی دعوت شروع کر دی اور یہ ظاہر فرما دیا کہ علم میں آپ کا درجہ اس سے زیادہ ہے جتنا وہ لوگ آپ کی نسبت اعتقاد رکھتے ہیں کیونکہ علم تعبیر ظن پر مبنی ہے اس لیے آپ نے چاہا کہ انھیں ظاہر فرما دیں کہ آپ غیب کی یقینی خبریں دینے پر قدرت رکھتے ہیں اور اس سے مخلوق عاجز ہے جس کو اللہ نے غیبی علوم عطا فرمائے ہوں اس کے نزدیک خواب کی تعبیر کیا بڑی بات ہے اس وقت معجزے کا اظہار آپ نے اس لیے فرمایا کہ آپ جانتے تھے کہ ان دونوں

میں ایک عنقریب سولی دیا جائے گا تو آپ نے چاہا کہ اس کو کفر سے نکال کر اسلام میں داخل کریں اور جہنم سے بچاویں مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ اگر عالم اپنی علمی منزلت کا اس لیے اظہار کرے کہ لوگ اس سے نفع اٹھائیں تو یہ جائز ہے۔ (مدارک و خازن)

ف۱۰۰ اس کی مقدار اور اس کا رنگ اور اس کے آنے کا وقت اور یہ کہ تم نے کیا کھایا یا کتنا کھایا، کب کھایا۔

ف۱۰۱ حضرت یوسف علیہ السّلام نے اپنے معجزہ کا اظہار فرمانے کے بعد یہ بھی ظاہر فرما دیا کہ آپ خاندان نبوت سے ہیں اور آپکے آباؤ اجداد انبیاء ہیں جن کا مرتبہ علیا دنیا میں مشہور ہے اس سے آپکا مقصد یہ تھا کہ سننے والے آپ کی دعوت قبول کریں اور آپ کی ہدایت کو مانیں۔

ف۱۰۲ توحید اختیار کرنا اور شرک سے بچنا۔

ف۱۰۳ اس کی عبادت بجا نہیں لاتے اور مخلوق پرستی کرتے ہیں

ف۱۰۴ جیسے کہ بُت پرستوں نے بنا رکھے ہیں کوئی سونے کا کوئی چاندی کا کوئی تانبے کا کوئی لوہے کا کوئی لکڑی کا کوئی پتھر کا کوئی اور کسی چیز کا کوئی چھوٹا کوئی بڑا مگر سب کے سب نکمے بیکار نہ نفع دے سکیں نہ ضرر پہنچا سکیں ایسے جھوٹے معبود۔

ف۱۰۵ کہ نہ کوئی اس کا مقابل ہو سکتا ہے نہ اس کے حکم میں دخل دے سکتا ہے نہ اس کا کوئی شریک ہے نہ نظیر سب پر اس کا حکم جاری اور سب اس کے مملوک۔

ف۱۰۶ اور ان کا نام معبود رکھ لیا ہے۔ باوجود وہ بے حقیقت پتھر ہیں۔

ف۱۰۷ کیونکہ صرف وہی مستحق عبادت ہے۔

ف۱۰۸ جس پر دلائل و براہین قائم ہیں۔

ف۱۰۹ توحید و عبادتِ الٰہی کی دعوت دینے کے بعد حضرت یوسف علیہ السلام نے تعبیر خواب کی طرف توجہ فرمائی اور ارشاد کیا۔

ف۱۱۰ یعنی بادشاہ کا ساقی تو اپنے عہدہ پر بحال کیا جائیگا۔ اور پہلے کی طرح بادشاہ کو شراب پلائے گا اور تین خوشے جو خواب میں بیان کیے گئے ہیں یہ تین دن ہیں اتنے ہی ایام قید خانہ میں رہے گا پھر بادشاہ اس کو بلا لے گا۔

ف۱۱۱ یعنی مہتمم مطبخ و طعام۔

ف۱۱۲ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تعبیر سُن کر ان دونوں نے حضرت یوسف علیہ السّلام سے کہا، کہ خواب تو ہم نے کچھ بھی نہیں دیکھا ہم تو ہنسی کر رہے تھے حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے فرمایا۔

مِمَّا عَلَّمَنِیْ رَبِّیْ ؕ اِنِّیْ تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لَّا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ هُمْ

یہ ان علموں میں سے ہے، جو مجھے میرے ربّ نے سکھایا ہے۔ بیشک میں نے ان لوگوں کا دین نہ مانا جو اللہ پر ایمان نہیں لاتے

بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَ اتَّبَعْتُ مِلَّةَ اٰبَآءِیْۤ اِبْرٰهِیْمَ وَ

اور وہ آخرت سے مُنکر ہیں اور میں نے اپنے باپ دادا ابراہیم اور

اِسْحٰقَ وَ یَعْقُوْبَ ؕ مَا كَانَ لَنَاۤ اَنْ نُّشْرِكَ بِاللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ ؕ

اسحٰق اور یعقوب کا دین اختیار کیا ف۱۰۱ ہمیں نہیں پہنچتا کہ کسی چیز کو اللہ کا شریک ٹھہرائیں

ذٰلِكَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَیْنَا وَ عَلَى النَّاسِ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ

یہ ف۱۰۲ اللہ کا ایک فضل ہے ہم پر اور لوگوں پر مگر اکثر لوگ شُکر

النَّاسِ لَا یَشْكُرُوْنَ ﴿۳۸﴾ یٰصَاحِبَیِ السِّجْنِ ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ

نہیں کرتے ف۱۰۳ اے میرے قید خانہ کے دونوں ساتھیو کیا جدا جدا ربّ ف۱۰۴

خَیْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿۳۹﴾ ؕ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلَّاۤ اَسْمَآءً

اچھے یا ایک اللہ جو سب پر غالب ف۱۰۵ تم اس کے سوا نہیں پوجتے مگر نرے نام جو تم نے

سَمَّیْتُمُوْهَاۤ اَنْتُمْ وَ اٰبَآؤُكُمْ مَّاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ

اور تمہارے باپ دادا نے تراش لیے ہیں ف۱۰۶ اللہ نے ان کی کوئی سند نہ اُتاری

اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّاۤ اِیَّاهُ ؕ ذٰلِكَ الدِّیْنُ

حکم نہیں مگر اللہ کا اُس نے فرمایا کہ اس کے سوا کسی کو نہ پوجو ف۱۰۷ یہ سیدھا دین ہے

الْقَیِّمُ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۴۰﴾ یٰصَاحِبَیِ

ف۱۰۸ لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے ف۱۰۹ اے قید خانہ کے دونوں

السِّجْنِ اَمَّاۤ اَحَدُكُمَا فَیَسْقِیْ رَبَّهٗ خَمْرًا ۚ وَ اَمَّا الْاٰخَرُ

ساتھیو تم میں ایک تو اپنے رب (بادشاہ) کو شراب پلائے گا ف۱۱۰ رہا دوسرا ف۱۱۱ وہ سولی دیا

فَیُصْلَبُ فَتَاْكُلُ الطَّیْرُ مِنْ رَّاْسِهٖ ؕ قُضِیَ الْاَمْرُ الَّذِیْ

جائے گا تو پرندے اس کا سر کھائیں گے ف۱۱۲ حکم ہو چکا اس بات کا جس کا تم سوال

فِيهِ تَسْتَفْتِيٰنِ ﴿۴۱﴾ وَقَالَ لِلَّذِي ظَنَّ أَنَّهُ نَاجٍ مِّنْهُمَا اذْكُرْنِي

کرتے تھے ف۱۱۳ اور یوسف نے ان دونوں میں سے جسے بچتا سمجھا ف۱۱۴ اس سے کہا اپنے

عِندَ رَبِّكَ فَأَنسٰهُ الشَّيْطٰنُ ذِكْرَ رَبِّهِ فَلَبِثَ فِي السِّجْنِ

رب (بادشاہ) کے پاس میرا ذکر کرنا ف۱۱۵ تو شیطان نے اُسے بھلادیا کہ اپنے ربّ (بادشاہ) کے سامنے یوسف کا

بِضْعَ سِنِينَ ﴿۴۲﴾ وَقَالَ الْمَلِكُ إِنِّي أَرٰى سَبْعَ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ

ذکر کرے تو یوسف کئی برس اور جیلخانہ میں رہا ف۱۱۶ اور بادشاہ نے کہا کہ میں نے خواب میں دیکھیں سات گائیں فربہ

يَأْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَسَبْعَ سُنۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَأُخَرَ يَابِسٰتٍ

کہ انھیں سات دبلی گائیں کھارہی ہیں اور سات بالیں ہری اور دوسری سات سوکھی ف۱۱۷

يٰٓأَيُّهَا الْمَلَأُ أَفْتُونِي فِي رُءْيَايَ إِن كُنتُمْ لِلرُّءْيَا تَعْبُرُونَ ﴿۴۳﴾

اے درباریو میری خواب کا جواب دو اگر تمھیں خواب کی تعبیر آتی ہو

قَالُوٓا أَضْغٰثُ أَحْلٰمٍ وَمَا نَحْنُ بِتَأْوِيلِ الْأَحْلٰمِ بِعٰلِمِينَ ﴿۴۴﴾

بولے پریشان خوابیں ہیں اور ہم خواب کی تعبیر نہیں جانتے

وَقَالَ الَّذِي نَجَا مِنْهُمَا وَادَّكَرَ بَعْدَ أُمَّةٍ أَنَا۠ أُنَبِّئُكُم

اور بولا وہ جوان دونوں میں سے بچا تھا ف۱۱۸ اور ایک مدت بعد اُسے یاد آیا ف۱۱۹ میں

بِتَأْوِيلِهِ فَأَرْسِلُونِ ﴿۴۵﴾ يُوسُفُ أَيُّهَا الصِّدِّيقُ أَفْتِنَا فِي

تمھیں اس کی تعبیر بتاؤں گا مجھے بھیجو ف۱۲۰ اے یوسف اے صدیق ہمیں تعبیر دیجیئے سات فربہ

سَبْعِ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ يَأْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَسَبْعِ سُنۢبُلٰتٍ

گایوں کی جنھیں سات دُبلی کھاتی ہیں اور سات ہری بالیں اور

خُضْرٍ وَأُخَرَ يَابِسٰتٍ لَّعَلِّي أَرْجِعُ إِلَى النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿۴۶﴾

دوسری سات سوکھی ف۱۲۱ شاید میں لوگوں کی طرف لوٹ کر جاؤں شاید وہ آگاہ ہوں ف۱۲۲

قَالَ تَزْرَعُونَ سَبْعَ سِنِينَ دَأَبًا فَمَا حَصَدتُّمْ فَذَرُوهُ

کہا تم کھیتی کرو گے سات برس لگاتار ف۱۲۳ تو جو کاٹو اُسے اس کی بال میں

ف۱۱۳ جو میں نے کہہ دیا یہ ضرور واقع ہوگا تم نے خواب دیکھا ہو یا نہ دیکھا ہو اب یہ حکم ٹل نہیں سکتا۔ ف۱۱۴ یعنی ساقی کو

ف۱۱۵ اور میرا حال بیان کرنا کہ قید خانہ میں ایک مظلوم بے گناہ قید ہے اور اس کی قید کو ایک زمانہ گزر چکا ہے۔

ف۱۱۶ اکثر مفسرین اس طرف ہیں کہ اس واقعہ کے بعد حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسّلام سات برس اور قید میں رہے اور پانچ برس پہلے رہ چکے تھے اس مدت کے گزرنے کے بعد جب اللہ تعالیٰ کو حضرت یوسف کو قید سے نکالنا منظور ہوا تو مصر کے شاہِ اعظم ریان بن ولید نے ایک عجیب خواب دیکھا جس سے اسکو بہت پریشانی ہوئی اور اس نے ملک کے ساحروں اور کاہنوں اور تعبیر دینے والوں کو جمع کرکے اُن سے اپنا خواب بیان کیا۔

ع ۵ / ۱۵

ف۱۱۷ جو ہری پر لپٹیں اور انھوں نے ہری کو سکھا دیا۔

ف۱۱۸ یعنی ساقی۔

ف۱۱۹ کہ حضرت یوسف علیہ السّلام نے اس سے فرمایا تھا کہ اپنے آقا کے سامنے میرا ذکر کرنا ساقی نے کہا کہ۔

ف۱۲۰ قید خانہ میں وہاں تعبیر خواب کے ایک عالم ہیں بس بادشاہ نے اس کو بھیج دیا کہ وہ قید خانہ میں پہنچ کر حضرت یوسف علیہ السّلام کی خدمت میں عرض کرنے لگا۔

ف۱۲۱ یہ خواب بادشاہ نے دیکھا ہے اور مُلک کے تمام علماء اور حُکماء اس کی تعبیر سے عاجز رہے ہیں۔ حضرت اس کی تعبیر ارشاد فرمائیں۔

ف۱۲۲ خواب کی تعبیر سے اور آپ کے علم و فضل اور مرتبت و منزلت کو جانیں اور آپ کو اس محنت سے رہا کرکے اپنے پاس بلائیں۔ حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے تعبیر دی اور

ف۱۲۳ اس زمانہ میں خوب پیداوار ہو گی سات موٹی گائیوں اور سات سبز بالوں سے اسی کی طرف اشارہ ہے۔

فِیْ سُنْۢبُلِهٖۤ اِلَّا قَلِیْلًا مِّمَّا تَاْكُلُوْنَ ﴿۴۷﴾ ثُمَّ یَاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِ

رہنے دو ف۱۲۴ مگر تھوڑا جتنا کھالو ف۱۲۵ پھر اس کے بعد سات کرے

ذٰلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ یَّاْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ اِلَّا قَلِیْلًا مِّمَّا

برس آئیں گے ف۱۲۶ کہ کھا جائیں گے جو تم نے ان کے لیے پہلے جمع کر رکھا تھا ف۱۲۷ مگر تھوڑا جو

تُحْصِنُوْنَ ﴿۴۸﴾ ثُمَّ یَاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَامٌ فِیْهِ یُغَاثُ

بچالو ف۱۲۸ پھر ان کے بعد ایک برس آئے گا جس میں عام لوگوں کو مینہ دیا جائے گا

النَّاسُ وَ فِیْهِ یَعْصِرُوْنَ ﴿۴۹﴾ وَ قَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِیْ بِهٖ ۚ فَلَمَّا

اور اس میں رس نچوڑیں گے ف۱۲۹ اور بادشاہ بولا کہ انھیں میرے پاس لے آؤ تو جب

جَآءَهُ الرَّسُوْلُ قَالَ ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَسْـَٔلْهُ مَا بَالُ

اس کے پاس ایلچی آیا ف۱۳۰ کہا اپنے رب (بادشاہ) کے پاس پلٹ جا پھر اس سے پوچھ ف۱۳۱ کیا حال

النِّسْوَةِ الّٰتِیْ قَطَّعْنَ اَیْدِیَهُنَّ ؕ اِنَّ رَبِّیْ بِكَیْدِهِنَّ عَلِیْمٌ ﴿۵۰﴾

ہے ان عورتوں کا جنھوں نے اپنے ہاتھ کاٹے تھے، بےشک میرا رب ان کا فریب جانتا ہے ف۱۳۲

قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ اِذْ رَاوَدْتُّنَّ یُوْسُفَ عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ قُلْنَ

بادشاہ نے کہا کہ اے عورتو تمہارا کیا کام تھا، جب تم نے یوسف کا دل لبھانا چاہا بولیں

حَاشَ لِلّٰهِ مَا عَلِمْنَا عَلَیْهِ مِنْ سُوْٓءٍ ؕ قَالَتِ امْرَاَتُ الْعَزِیْزِ

اللہ کو پاکی ہے ہم نے ان میں کوئی بدی نہیں پائی عزیز کی عورت ف۱۳۳ بولی

الْـٰٔنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ ٘ اَنَا رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ وَ اِنَّهٗ

اب اصلی بات کھل گئی میں نے ان کا جی لبھانا چاہا تھا اور بےشک وہ

لَمِنَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿۵۱﴾ ذٰلِكَ لِیَعْلَمَ اَنِّیْ لَمْ اَخُنْهُ بِالْغَیْبِ وَ

سچے ہیں ف۱۳۴ یوسف نے کہا یہ میں نے اس لیے کیا کہ عزیز کو معلوم ہو جائے کہ میں

اَنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِیْ كَیْدَ الْخَآىٕنِیْنَ ﴿۵۲﴾

نے پیٹھ پیچھے اس کی خیانت نہ کی اور اللہ دغا بازوں کا مکر نہیں چلنے دیتا

ع ۶/۷ ۱۶

ف۱۲۴ تاکہ خراب نہ ہو اور آفات سے محفوظ رہے۔

ف۱۲۵ اس پر سے بھوسی اتار لو اور اسے صاف کر لو باقی کو ذخیرہ بنا کر محفوظ کر لو۔

ف۱۲۶ جن کی طرف دبلی گایوں اور سوکھی بالوں میں اشارہ ہے

ف۱۲۷ اور ذخیرہ کر لیا تھا۔

ف۱۲۸ بیج کے لیے تاکہ اس سے کاشت کرو۔

ف۱۲۹ انگور کا اور تِل زیتون کے تیل نکالیں گے یہ سال کثیر الخیر ہوگا۔ زمین سرسبز و شاداب ہوگی درخت خوب پھلیں گے۔ حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام سے یہ تعبیر سُن کر واپس ہوا اور بادشاہ کی خدمت میں جا کر تعبیر بیان کی بادشاہ کو یہ تعبیر بہت پسند آئی اور اُسے یقین ہوا کہ جیسا حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے، ضرور ویسا ہی ہوگا۔ بادشاہ کو شوق پیدا ہوا کہ اس خواب کی تعبیر خود حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان مبارک سے سُنے۔

ف۱۳۰ اور اس نے حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں بادشاہ کا پیغام عرض کیا تو آپ نے

ف۱۳۱ یعنی اس سے درخواست کر کہ وہ پوچھے تفتیش کرے

ف۱۳۲ یہ آپ نے اس لیے فرمایا تاکہ بادشاہ کے سامنے آپ کی برات اور بے گناہی معلوم ہو جائے اور یہ اس کو معلوم ہو کہ یہ قیدِ طویل بے وجہ ہوئی تاکہ آئندہ حاسدوں کو نیش زنی کا موقع نہ ملے۔

مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ دفع تہمت میں کوشش کرنا ضروری ہے۔ اب قاصد حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس سے یہ پیام لے کر بادشاہ کی خدمت میں پہنچا بادشاہ نے سن کر عورتوں کو جمع کیا اور اُن کے ساتھ عزیز کی عورت کو بھی۔

ف۱۳۳ زلیخا۔

ف۱۳۴ بادشاہ نے حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس پیام بھیجا کہ عورتوں نے آپ کی پاکی بیان کی اور عزیز کی عورت نے اپنے گناہ کا اقرار کر لیا۔ اس پر حضرت